

"ساجن تجھ سنگ عید میری"

نازیہ کنول نازی

نہ بچھڑ کے تجھ سے ہمیں یہ بدگمانی ہے

کے تیرا نام بھلا دیں گے اور جی لیں گے

کبھی کسی کو نہ چاہیں گے زندگی کی طرح

چراغ دل کو بجادیں گے اشک پی لے لے گے

فضا میں خنکی کا احساس رچا ہوا تھا

پچھلے دو دن سے گرتی برف اور دھند نے شہر کی ساری خوبصورتی کو جیسے اپنی لپیٹ میں لے

لیا تھا۔ شہر کے لوگ پریشان دکھائی دے رہے تھے مگر وہ گرم سوٹ میں ملبوس خود اپنے

Classic Urdu Material | by Syed Nazia Kanwal Nazi

1

Sajan Tujh Sung Eid Meri

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ سے بے نیاز اوپر ٹرس پر کھڑی تھی پچھلے کئی دنوں سے اس نے چاند کو نہیں دیکھا تھا۔ لہذا اس وقت بھی اس کی نظریں اوپر نیلے آسمان پر جمی چاند کو ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں جو پچھلے تین چار روز سے گھنگھور بادلوں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

یہ شغل جانے کب تک جاری رہتا کے اچانک اس کی ماموں زاد بہن ثانیہ عباس نے پرہوش انداز میں اس کے قریب پہنچ کر اطلاع دی۔۔

سب پاکستان سے تمارے تایا کا فون آیا ہے الحمد للہ رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا ہے لہذا کل پہلا روزہ ہو گا

تو۔۔۔۔۔؟ ذرا سائیچھے پلٹ کر ثانیہ عباس کے پرہوش چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔ جو اب وہ حیرانگی سے بولی۔

تجھے خوشی نہیں ہوئی؟ ثانیہ کا سوال عجیب نہیں تھا مگر پھر بھی اس کے اندر ہوک سی اٹھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آئی ڈونٹ نو ثانی --- خوشی یا غم کا واسطہ تو زندہ لوگوں سے ہوتا ہے - میری طرف دیکھو کیا میں زندہ ہوں ؟ وہ رو نہیں رہی تھی مگر اس کے باوجود اس کی آنکھوں سے جیسے لہو ٹپک رہا تھا - ثانیہ عباس نے بے ساختہ اس سے نگاہ چرایء تھی ---

ایسا نہیں کہتے سبی --- اسے - ناراض ہوتا ہے -

آہ --- مجھ سے تو سبھی ناراض ہیں یہاں تک کہ میری تقدیر بھی -

ٹھنڈی اہ بھر کر اس نے بے ساختہ پلکیں موندی تھیں جب وہ ایک سر سری سی نگاہ اس پر ڈالے ہوئے بولی --

دنیا ایک سعد یزدانی پر ختم نہیں ہوتی ہے سبی، پھر کیوں نہیں بھول جاتیں تم اسے ؟

کوئی ہزار بار پہلے کی ہوئی نصیحت اس نے پھر دہرای تھی، جواب میں سہینہ اذہان کے خشک لبوں پر بکھرنے والی زخمی مسکراہٹ نے اسے مزید تکلیف سے ہمکنار کیا تھا -

، میں اپنے آپ کو عرصہ ہوا بھلا بیٹھی ہوں ثانیہ، مگر وہ مجھے خود کو بھولے نہیں دیتا ہے

بے بس کر کے رکھ دیا ہے اس نے مجھے - اس بار وہ لب بھینچتے ہوئے رو پڑی تھی -

، ایٹس اوکے، چل نیچے تجھے پھوپھو بلا رہی ہیں شاید کوئی ضروری بات کرنی ہے تجھ سے

CLASSIC URDU MATERIAL

ثانیہ عباس اس کی ماں کے منہ بولے بھائی کی بیٹی تھی - یہ لوگ شروع سے امریکا میں مقیم تھے - تاہم سبرینہ سے ملنے وہ کبھی کبھی اس کے پاس ان کے گھر آ جاتی تھی ، سبرینہ کی محبت کا ایک ایک راز اس پر منکشف تھا - تاہم وہ ہمیشہ اسے کچھ بھی مثبت سمجھانے میں ناکام رہی تھی -

اس وقت بھی وہ جانتی کے جتنا وہ اس موضوع کو کیریدے گی - سبرینہ اذہان کو اتنی بی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا - لہذا اس بار ایک مرتبہ پھر اس نے فوراً بات کو بدل دیا تھا۔۔ سبرینہ آنسو پونچھ کر ثانیہ کے ساتھ نیچے ہال میں آئی ، تو اماں تسبیح ہاتھ میں لے کوئی ، وظیفہ پڑھتے ہوئے اسی کی راہ دیکھ رہی تھیں

آپ نے مجھے بلایا اماں ----- صوفے پر ان کے مقابل بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا -

.. جب وہ وظیفہ ختم کر کے خود پر پھونک مرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہو کر بولیں

، ہاں تیرے تایا کا فون آیا ہے پاکستان سے

اس بار یہ عید ہم پاکستان میں ہی مانیں گے - لیکن کیوں اماں ہم یہاں ہی ٹھیک ہیں - ہمیشہ کی طرح پاکستان کا نام سن کر اس کے لہجے میں گہرا اضطراب در آیا تھا - تبھی اماں خفگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں

CLASSIC URDU MATERIAL

تو ٹھیک ہوگی۔ مگر میرا یہاں پل پل دم گھٹتا ہے، جدھر دیکھو بے حیائی کے چلتے پھرتے
اشتہار دیکھنے کو ملتے ہیں، میں اب مزید یہاں نہیں رہنے کی۔ لیکن میں آپ کے ساتھ
نہیں جاؤں گی اماں، اس کا دل ایک دم سے اتھل پتھل ہو رہا تھا۔ مگر اس بار اماں نے
اس کی ایک نہیں سنی، چھپ رہے۔۔۔۔ تو کیسے نہیں جائے گی، اسے خیر رکھے۔ عید کے
فورن بعد ہند تیرے تایا کے بیٹے کی شادی ہے۔ اسی لیے میں نے عمیر سے کہہ دیا کہ
سب کچھ جلد سمیٹ کر پاکستان سیٹل ہونے کی تیاری کرے۔ اپنا ملک آخر اپنا ہوتا ہے۔
میں یہاں، پرانی زمین میں دفن نہیں ہونا چاہتی اماں کے اپنے ہی۔ نظریات تھے، لہذا وہ
آنکھوں میں آنسو لے ان کے پاس سے اٹھ آئی،،، اوپر اپنے کمرے میں آکر، وہ ایک
مرتبہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی،، میں تمہارا سامنا نہیں کرنا چاہتی سعد،،، نہیں ملنا
چاہتی میں دوبارہ تم سے،، پھر یہ لوگ کیوں بے توجہ دینے بضد ہو گئے ہیں۔ بے بسی سے
تکیے پر کلمے برساتے ہوئے وہ شدت سے رو پڑی تھی،، مگر دل کا درد تھا کہ بجائے کم
ہونے کے مزید بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا،، اضطراب کے عالم بے خود ہوتے ہوئے وہ پھر رو
دی۔ کمرے کے ملگجے سے ماحول میں،، جیسے اداسی سی بکھر نے لگی تھی،، آنسو قطار در
قطار اس کی آنکھوں سے پھسل رہے تھے۔۔ اور وہ ماضی کے دھند لکوں میں گم ہوتے
،، ہوئے جیسے سسک رہی تھی

اففف اتنی گرمی اوپر سے پیدل مارچ کرتے ہوئے میلوں کے فاصلے پر گھر پہنچنا ندا مجھے سمجھال یار میں بے ہوش ہونے لگی ہوں،، کندھے پر کالج بیگ لٹکائے سر پر فائل دھرے وہ اپنے مخصوص کھلنڈرے انداز میں اپنی عزیز جان فریڈنڈا فاروقی سے پیدل گھر آتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ جب ندا چڑ کر بولی،، اچھا ہے تو یہاں بے ہوش ہو کر گر جا شاید اسی بہانے کوئی شریف آدمی ہمیں مفت لفٹ دے کر گھر پہنچا دے،، ارے،،

----- کیا زبردست آئیڈیا دیا ہے،، میری ناقص عقل میں تو یہ بات ای ہی نہیں تھی ندا کے یونہی کہے الفاظ کو پکڑتے ہوئے وہ کچھ اس انداز سے بولی کہ وہ خود بی حیران رہ گئی

-- وہاٹ ----- کہنا کیا چاہ رہی ہے تو؟؟؟؟ کہنا نہیں کچھ دیکھنا چاہ رہی ہوں،، دیکھ

کوئی اچھی سی گاڑی والا شریف بننا ہمارے قریب سے گزرا،، تو میں جان بوج کر اس کی گاڑی سے ٹکرا جاؤں گئی۔ اور جھوٹ موٹ بے ہوشی کا نالک بی چلے گا۔۔۔ اس پر تم واویلا مچا دینا تب اس شریف بندے کے پاس سوائے ہمیں باحفاظت گھر چھوڑنے کے کوئی راستہ نہیں بچے گا۔،،،،، نا بابا نا اس کھیل میں رسک بہت ہے،،، ایک تو مجھے سیریسلی چوٹ لگنے کا خطرہ ہے۔۔ دوسرے ہم کسی پر اعتبار ہی نہیں کر سکتے،، اب کسی کے

CLASSIC URDU MATERIAL

چہرے پر تو فی لکھا ہوتا کے وہ شریف ہے ،، او مائے گوڈ۔۔۔۔۔ تو اتنا ڈرتی کیوں ہے ؟؟
یار میں ہوں ناتیرے ساتھ،،، کچھ نہیں ہو گا،، اب وین چھوڑی ہے تو اس کا خمیازہ بی
بھگتتا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔ اس کا اپنا ہی مخصوص انداز ہوتا تھا از حد معصومانہ اور بے باق
۔۔۔۔۔ ندا اس نے برعکس قدرے ڈرپوک تھی ،،، لیکن اس وقت شدید گرمی میں مزید
پیدل چلنا خود اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا ،، سودل ہی دل میں ڈرتے ہوئے اس کا نام
لے کر اس کا ساتھ دینے پر تیار ہو گئی تھی ۔۔ بانچ دس منٹ انہیں مزید پیدل چلتے
ہوئے گزر گئے تھے ،، تب اچانک ایک بلیک شیراڈ،، قدرے سلو رفتار میں آئی ،، جونہی
انہیں دکھائی دی ، سبرہنہ ندا کو باخبر کر کے ،، تیزی سے بھاگنے ہوئے اس کی طرف لپک
آئی۔۔، صد شکر کے گاڑی ڈرائیو کرنے والا مکمل طور پر باخبر تھا ،، وگرنہ یہ ڈرامہ اسے
مہنگا بی پر سلکتا تھا۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی ،، اور اس میں سے گرے تھری پیس
سوٹ میں مالبوس ،، ایک نہایت ڈیشنگ پرسنلٹی والا شخص نکل کر تیزی سے سبرہنہ کی
طرف بڑھا تھا جس کے ماتھے پر واقعی چوٹ لگ گئی تھی ،،، او مائے گوڈ۔۔۔۔۔ میری
دوست کو زخمی کر ڈالا ،، آپ نے ،، میں ابھی پولیس کو فون کر کے آپ کو گرفتار کرواتی
ہوں ۔۔۔۔۔ سبرہنہ کو ماتھا پکڑے کراہٹے دیکھ کر ندانے فوراً اپنا کردار ادا کیا تھا ،، جب وہ
خوبصورت سا شخص قدرے پریشان ہوتے ہوئے بولا ۔۔، آئی ام سوری ،، میں تو خاصی

CLASSIC URDU MATERIAL

احتیات سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔ آپ کی دوست خود ہی بھاگتے ہوئے اچانک گاڑی کے اگی سامنے آگئی تھی۔۔۔ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری،،، میں کچھ نہیں جانتی فوراً گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔ وگر نہ بڑے امیر باپ کی بیٹی ہے میری دوست،،، آپ کو جان چھوڑانی مشکل ہو جائے گی،،، ندا عین سہرہ کی ہدایت کے مطابق بول رہی تھی،،، لہذا مجبوراً نو جوان کو ان کی بات ماننا پڑی۔۔۔۔

، اچھی زبردستی ہے ،، زیر لب بڑ بڑا کر اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولے ہوئے کہا تھا
جب ندا سرعت سے سپرینہ کو سمجھال کر فوراً اندر برجمان ہو گئی ،، تپتی دوپہر میں ایئر کنڈیشنڈ
گاڑی کی ٹھنڈک نے گہرا سکون بخشا تھا ----

اف ----- ماتھا کتنی بری طرح چھل گیا ہے ،، انی دیکھیں گئی تو کلیجہ منہ کو آ جائے گا

ان کا ---،، گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی ندانے اس اجنبی کو سنانے کے لیے پھر

افسوس سے کہا تھا،، جبکہ وہ قدرے چڑتے ہوئے بولا۔۔۔

،، ایسی ہی لاڈلی ہیں آپ کی دوست تو پیدل مارچ کیوں کر رہی تمہیں ۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مجبوری تھی بھائی -- کیوں کے ہماری دوست کافی رحم دل بھی واقع ہوئی ہیں ""اپنی گاڑی ملازم کو دے دی اس بیچارے کی بیوی بیمار تھی ""ہسپتال لے جانا تھا لہذا انہوں نے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے گاڑی ان کے حوالے کی اور خود پیدل ہی گھر کو چل پڑیں ----

یہ سبق اسے سبرینہ نے نہیں پڑھایا تھا لہذا وہ اس کی گود میں لیٹی اپنی اس خفیہ خوبی پر خود بھی حیران رہ گئی تھی ----

واہ --- انسانیت ہو تو ایسی ""یقیناً آپ کی دوست کسی نیک گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں گئی ---

مکمل توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کیے اب وہ اسے سہرا رہا تھا لہذا ندا کا جوش مزید پھڑک اٹھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

اے ایسا ویسا نیک گھرانہ ""لنگر بٹتے ہیں میاں ""میری دوست کے پاپا کھڑے کھڑے گریبوں میں ہزاروں بانٹ دیتے ہیں --- وہ چونکہ سبرینہ کی دوست تھی -- لہذا چھوڑنے پر اتراتی تو پھر حدیں پھلانگ جاتی تھی ----

CLASSIC URDU MATERIAL

زبردست ----- اتنی معزز اور امیر لڑکی آج مجھ سے ٹکرا گئی -- میں تو اسے خوش نصیبی ہی سمجھوں گا ---

پتا نہیں وہ واقعی اس کی گفتگو سے متاثر ہو رہا تھا یا انہیں مکھن لگانے کی کوشش کر رہا تھا بہر حال گھر سے کچھ دور ہی 'ندا نے اسے گاڑی روکوالی تھی ----- "'

بس یہاں ہی روک دیں "' کسی ملازم نے دیکھ لیا تو گھر میں سبرینہ سے باز پرس شروع ہو جائے گئی -- آخر کو نیک اور معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہے میری دوست

سبرینہ کا دل چاہ رہا تھا کہ آج اتنی کامیاب اداکاری پر اس کا منہ چوم لے -- مگر فلحال وہ اس پوزیشن میں نہیں تھی - لہذا خاموشی سے گاڑی سے اتر آئی

سوری اگیں مہیم ----- میرا خیال ہے زخم زیادہ گہرا نہیں ہے --- لیکن پھر بھی آئندہ "سڑک کراس کرتے ہوئے احتیاط کیجیے گا --

لباس کی مانند اس کا لہجہ بھی کافی سلجھا ہوا تھا "'مناہم سبرینہ بس ایک سرسری نگاہ ڈال کر اگے بڑھ آئی تھی -----

CLASSIC URDU MATERIAL

اگلے کچھ ہی لمحوں میں وہ گاڑی لے کے وہاں سے غلب ہو گیا تو دونوں دوست ایک دوسرے کے ہاتھوں پر ہاتھ مر کر خوشگوار انداز میں کھلکھلا اٹھیں۔۔۔۔

بول کیسا رہا میرا آئیڈیا؟؟؟؟

گھر کے قریب پہنچ کر سبی نے ندا سے پوچھا تھا "جب وہ بھی اپنے گھر میں داخل ہوتے ہیں" ہنسنے لگی۔۔۔ زبردست

آئندہ بھی آپ کی ذہانت سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔۔۔۔۔ اگلے روز سنڈے تھا اور انہیں اپنی عزیز ترین دوست ماریا ظہیر کی شادی میں شرکت کے لیے جانا تھا۔ دونوں نے کافی پہلے سے ہی تیاری کر رکھی تھی۔ ندا کی نسبت سبی کا گھرانہ کم خوشحال تھا۔۔ وہ کل پانچ

بہن بھائی تھے، دو بھائی اور تین بہنیں، ایک بھائی سب سے بڑا تھا اور ایک سب سے

چھوٹا جبکہ تینوں بہنوں میں سے ایک کی شادی ہو چکی تھی،،،، اس کے والد جناب انور

صدیقی صاحب ایک اسکول میں دس ہزار ماہوار تنخواہ پانے والے، درمیانے سکیل کے

استاد تھے۔۔۔ دس ہزار میں سے چار پانچ ہزار تو بجلی۔ پانی اور ٹیلی فون کے بل کی نظر ہو

جاتے تھے۔۔۔۔ باقی پانچ ہزار میں گھر کا خرچہ، تعلیم کے اخراجات اور بیماری وغیرہ کا بوجھ

اٹھانا، قطعی ناقابل برداشت تھا۔۔۔ نتیجتاً انور صاحب کو کئی بار اپنے جاننے والوں سے قرض

CLASSIC URDU MATERIAL

لینا پڑا۔۔۔۔۔ غربت کے باعث آے دن گھر میں ہنگامے ہوتے رہتے تھے مگر سبرینہ نے اپنی کھنڈری طبیعت کے باعث کبھی ان جھگڑوں کو دل پر نہیں لیا تھا، وہ ہر حال میں خوش رہنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سبی اور ندا کا ساتھ بچپن کا تھا دونوں نے ایک ہی اسکول میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی اور اب ندا کی اصرار اور مدد پر، سبی اسی کے کالج میں گرتجویشن بھی کر رہی تھی اور دونوں کا آخری سال بھی تھا۔۔۔۔۔ بی اے کے بعد ندا کا ارادہ تو یونیورسٹی جوائن کرنے کا تھا۔۔۔ تاہم سبی شدید خوائش کے باوجود یونیورسٹی کے خواب نہیں دیکھ سکتی تھی کیوں کے اپنے گھریلو حالات کا اسے بھی باخوبی علم تھا اور وہ یہ بھی جانتی تھی کے اماں گرتجویشن کے بعد اسے پیانگھر سدھانے کا پورا پروگرام بنائے بیٹھی ہیں۔ لہذا یونیورسٹی جوائن کرنے کا

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کالج میں ان دنوں فن فیئر شو کی تیاریاں ہو رہی تھیں جس میں ہر سال کی طرح اس سال بھی سبرینہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔۔۔۔۔ پڑھائی کے معاملے میں بھی وہ کافی تیز تھی

۔۔۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ماریہ ظہیر کی شادی کا فنکشن چونکہ رات کو رکھا گیا تھا لہذا اسے بڑی مشکل سے اس تقریب میں شرکت کی اجازت مل سکی تھی، وہ بھی محض ندا فاروقی کے بے حد اصرار پر،، جس نے اماں کو مکمل اطمینان دلایا تھا کہ وہ پل پل اس کے ساتھ رہے گی۔۔

رات کو تقریباً نو بجے ٹیکسی کے زریعے وہ اپنی امیر ترین دوست ماریہ ظہیر کے محل جیسے گھر کے وسیع لان میں پہنچی تھی جس کی ڈیکوریشن اس درجہ مہارت اور عمدگی کے ساتھ کی گئی تھی کہ سہرہ کے ساتھ ساتھ ندا کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔ ماریہ ان سے نہایت محبت اور اپنابت سے پیش آئی تھی۔ فنکشن ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔۔ مہمان بھی براے نام ہی آئے تھے۔۔۔ ماریہ کو مہندی لگ چکی تھی مگر وہ ابھی تک باقاعدہ دلہن نہیں بنی تھی، کیوں کہ فنکشن سٹارٹ ہونے میں ابھی بہت ٹائم تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
مزید ایک گھنٹہ کیسے گزر گیا سہرہ کو احساس تک نہ ہوسکا۔۔۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

موقع اور تقریب کی مناسبت سے آج اس نے خاصا نفیس سا،، لائٹ پریل اور سی گرین،، کے کمبی نیشن کا خوبصورت پہن رکھا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

اف اس۔۔۔ مجھے تو آج پتا چلا ہے کہ میں اتنی حسین ہوں،، ویلے شکر کا کلمہ پڑھ کے
،،،، تیرا نکاح ہو گیا۔ وگرنہ تیرے سرتاج پر بھی میرا جادو چل سکتا تھا

اس بار اس نے ماریا کے کان میں سرگوشی کی تھی جواب میں اس کا زبردست دھموکا اس
کی پیٹھ پر پڑا۔ یہاں آکر وہ واقعی وقت کی تیز رفتاری کو فراموش کر چکی تھی۔۔

رات کے تقریباً ساڈھے گیارہ بجے ماریا کو اسٹیج پر لایا گیا تو وہ اس کے ہمراہ تھی۔۔۔ ماریا کے
اسٹیج پر اتے ہی تمام لائٹس اور کیمیرے آن ہو گئی تھیں۔۔ دھڑا دھڑ بنتی تصویروں میں
اس کا خوبصورت روپ بھی برابر کیمیرے کی آنکھ میں ا رہا تھا۔۔ وہ کچھ دیر تو ماریا کے پاس
بیٹھی رہی، پھر اسٹیج پر اس کے رشتہ داروں کی آدورفت بڑھی تو وہ اسے بتا کر آہستہ سے
وہاں سے اٹھ آئی۔۔ ندا کا اب بھی کہیں پتا نہیں تھا کہ محترمہ یہاں آکر کس کے ساتھ

مہو گفتگو ہو گئی تھی جو اسے یکسر بھلا بیٹھی تھی۔۔ وہ اسٹیج سے اتر کر سامنے بی پڑی چیئرز
میں سے ایک پر بیٹھنے ہی لگی تھی جب کسی نے اپنا مضبوط ہاتھ کرسی کی پشت پر جما دیا
۔۔۔۔۔ قدرے حیرانی سے اس نے پلٹ کر دیکھا، تو نظر کے سامنے کچھ ہی فاصلے پر وہ
ڈیشنگ سا شخص کھڑا تھا جس نے کل انہیں چھٹی کے بعد گھر ڈراپ کیا تھا۔۔۔۔ بات

CLASSIC URDU MATERIAL

زیادہ دنوں پر مہیٹ ہوتی تو شاید سہرہ اسے بھلا بھی دیتی مگر کل کا واقعہ ابھی ذہن میں تازہ تھا لہذا اس پر خام خواہ کا رعب ڈالے ہوئے بولی -----

اس بتمیزی کا مطلب -----؟؟؟؟؟

کس بتمیزی کا -----؟؟؟؟؟ مقابل کی پر شوق نگاہیں بڑی بے باکی سے اس کے حسین چہرے کا طواف کر رہی تھیں جبکہ اس کے گداز ہونٹ مجھ سے انداز میں مسکرا رہے تھے

یہ سیٹ میری ہے ---- میں پہلے یہاں آئی تھی ،،،، سہرہ کا انداز قدرے خفا خفا سا تھا

آئی سی ---- لیکن اس پر ہاتھ پہلے میرا پڑا ہے -- وہ اب بھی اس کے خفا خفا انداز سے

لطف کشید کر رہا تھا تبھی سہرہ کو غصہ آگیا -----
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

””” دیکھیے ---- آپ مجھے جانتے نہیں ہیں
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو کیا ہوا اتنی سی بات کو دل پر کیا لینا ”دو تین بار یونہی اتفاقی ٹکراؤ ہوتا رہا تو ایک دوسرے

کے بارے میں جان بھی جاہیں گے -- ویلے مجھے سعد یزدانی کہتے ہیں -- مایا کے بھائی

CLASSIC URDU MATERIAL

نومان کا بہت قریبی دوست ہوں ---- اس کے بولنے کا انداز بہت اٹریکیوٹو تھا۔۔ ٹھہرا ٹھہرا
رگ و جاں میں سرایت کرتا ہوا لیکن سبھی اس کی سحر انگیز پرسنالٹی سے زیر ہونہ نہیں چاہتی
تھی۔۔ تبھی اکڑ کر بولی ----

سو وہاٹ ---- آپ سعد ہوں یا دوات "مجھے آپ سے کیا لینا دینا ----؟

نہ نہ یہ نہ کہیں، ہم دونوں بندہ بشر ہیں۔۔ زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ایک دوسرے کی
ضرورت پڑھ سکتی ہیں،، ویسے گرمی بہت ہے آپ کے مزاج میں۔۔ کیا بات ہے دن
رات مرچیں چباتی ہیں کیا ----؟

وہ اب بھی اس کے مقابلے کھڑا کرسی کی پشت کو تھامے ہوئے تھا۔۔۔

جب وہ مزید برہم ہوتے ہوئے بولی۔۔ جی نہیں خون پیتی ہوں میں دن رات اور وہ بھی

آپ جیسے امیر زادوں کا۔۔۔

اؤ آئی سی۔۔۔ اس کا مطلب آپ حسین چڑیل ہیں۔۔ مقابل کے خوبصورت ہونٹوں میں

مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔ جب کے سبرہنہ کا چہرہ غصے سے مزید

سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہاٹ ----؟ چڑیل ہو گئی آپ کی گھر والی اور ڈیکولا ہوں گے آپ خود سمجھے ،،،، اب کے بے ساختہ وہ ہنس پڑا تھا۔۔ دیکھیے بی بی۔۔۔ وہاٹ بی بی ؟؟؟؟ میں اتنی حسین نو عمر دوشیزہ بی بی دکھائی دیتی ہوں آپ کو۔۔ مارے غصے اور صدمے کے سہرہ کا حال دیکھنے کے لالک ہو گیا تھا ،،،، جب کے وہ اب قدرے بوکھلا کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔ دیکھیے محترمہ۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا ،،،، با مشکل نرم انداز اپناتے ہوئے اس نے وضاحت دینا چاہی تھی۔۔۔ جب کے وہ درشتگی سے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکنے ہوئے بولی۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ آپ کے کہنے کا مطلب جو بھی تھا اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ کبھی وقت لے تو اپنی شکل آئیے میں دیکھ لیا کریں۔۔۔ پورے دس بچوں کے باپ لگتے ہیں آپ ،، شدید خفگی کے انداز میں کہ کر کرسی کو ایک زور دار ٹھوکر رسید کرتے

ہوئے ابھی اگے بھڑنا ہی چاہتی کے کراہ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ہائے امی جی۔۔۔ پاؤں پکڑ کر چوٹ کا جائزہ لیتے ہوئے وہ وہیں ٹھہر گئی تو سعد بھی بنستے

ہوئے اس کے مقابل آٹھرا ،، دیکھا بے جا غصہ کرنے والوں کو اس فوراً سزا دے دیتا

ہے۔۔۔ سہرہ جو پہلے ہی تکلیف سے بے حال ہو رہی تھی اب اس کے تبصرے پر مزید تب اٹھی ،، تبھی خشمکی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ آپ کی بہتری اسی میں

CLASSIC URDU MATERIAL

ہے کے ابھی فلحال میرے منہ نہ لگیں --- ورنہ میں بہت سر پھری لڑکی ہوں ،، کچھ
بھی کر سکتی ہوں ----

مثلاً----- دوسری طرف اس کی دھمکی کی پرواہ کیے بغیر خاصے مزے سے بولا تو سبی کا
پارہ مزید چڑھ گیا۔۔ لہذا اس بار اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تھا۔ مثلاً میں آپ کا سر
بھی پھاڑ سکتی ہوں۔ موسٹ ویلکم میم۔۔ بندہ حاضر ہے۔ ویلے فلحال نہ سہی۔ بعد میں تو
آپ کے منہ لگ سکتا ہوں نا۔ وہ بھی شاید۔ اپنے نام کا ایک ہی تھا۔ تاہم اس سے پہلے
کے سہینہ مزید تنک کر کچھ کہتی ندا تیز تیز چلتی اس کے قریب آگئی۔۔ ارے ---- کیا ہوا
سبی یہ پاؤں پر چوٹ کیسے لگ گئی تیرے ----

اس کی نظر سب سے پھلے سبی کے زخمی پاؤں پر ہی پڑی تھی تبھی فکر مندی سے بولی تو

سعد پھر بے ساختہ بول اٹھا ----

ڈونٹ ووری ---- محترمہ آپ کی دوست درد پروف ہیں کل ایکسیڈنٹ کا ان پر کچھ اثر نہیں
<http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہوا تو یہ بیچاری معمولی سی چوٹ ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے ----

CLASSIC URDU MATERIAL

،، ارے آپ بھی یہیں ہیں --- ہاؤ امیزنگ دس ---- وہ اسے پھلے ہی دیکھ چکی تھی
اب تو محض بن رہی تھی لہذا جواب میں سعد نے محض مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا

ندا تو ان کے ساتھ تھوڑی مغز ماری کر تب تک میں اپنی انرجی بھال کر کے اتی ہوں کڑی
نگاہوں سے گھورتے ہوئے وہ اگے بڑھی تو سعد ایک مرتبہ پھر کھلکھلا اٹھا۔ لگے دس پندرہ
منت تک ندا اس کا تفصیلی انٹرویو لیتی رہی تھی ---- سہینہ کی نظر - جب ہاتھ پر بندھی
نفیس سی رست واچ گھڑی پر پڑی تو اس کی آنکھیں گویا ابل آبی - اومای گارڈ ساڑھے بارہ کا
ٹائم ہو گیا اور میں ڈفر ابھی تک دند ناتی ہوئی پھر رہی ہوں - یقیناً آج تو اما کے ہاتھوں
درگت بنے ہی بنے۔۔۔ دل ہی دل میں خود کو سناتی وہ ماریہ کی ممی کے پاس چلی آئی جو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انٹی، ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے امی گھر پر پریشان ہو رہی ہوں گی -- لہذا میں اب اجازت
چاہوں گی، لیکن ---- ابھی تو کھانا لگ رہا ہے بیٹی کھانا کھا کر جانا --- نہیں انٹی کھانا

کھانے میں دیر ہو جائے گی میں پھر اجاؤں گی -- ابھی پلیز اجازت دیں -- ماریا ناراض ہو
گی بیٹے -- اور مجھے بھی اچھا نہیں لگے گا - وہ اسے روکنے پر مصر تھیں جب کے اماں

CLASSIC URDU MATERIAL

کے ڈر سے سبرہنہ کا حلق خشک ہو رہا تھا۔۔ سو وہ التجایا لہجے میں بولی سوری انٹی ابھی میرے لیے مزید روکنا ممکن نہیں ہے،، ماریا سے میں خود بات کر لوں گی پلیز۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ گھر واپس کیسے جاؤ گی گاڑی ہے تمہارے پاس۔۔۔ بادل نہ خواستہ انہیں سبرہنہ کی ضد ماننا ہی پڑی تھی۔۔۔۔ جب وہ نفی میں سر حالاتے ہوئے بولی۔۔۔ نہیں ندا ہیں میرے ساتھ ہم ٹیکسی میں چلے جائیں گے۔۔۔ نہیں بیٹے۔۔۔۔ اتنی رات میں دو جوان بچپون کو میں ٹیکسی میں بھیجنے کا رسک نہیں لے سکتی۔۔۔ تم رکو میں نومی کو دیکھتی ہوں۔۔۔ وہ گھر چھوڑ آئے گا تمہیں۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ ہی وہ نگاہ دوڑاتی اگے بڑھ گی۔۔۔ تو مجبوراً سب کو ندا کی طرف آنا پڑا۔ جو ابھی تک سعد یزدانی سے جڑ کر بیٹھی جانے کن کن مضوعات پر سیر حاصل گفتگو کر رہی تھی۔۔

چلو ندا ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے میرا خیال ہے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔۔۔۔

سعد کو یکسر نظر انداز کر کے اس نے ندا سے کہا تھا جو اس وقت قطعی خوشگوار موڈ میں

بیٹھی گزرتے وقت سے یکسر بے خبر تھی۔۔۔۔۔

ابھی کھانا لگ رہا ہے سبی،، کچھ دیر ٹھہر کر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں --- میرا سر بہت درد کر رہا ہے میں مزید ایک منت یہاں نہیں رک سکتی -- میں نے انٹی سے کہ دیا ہے وہ ہمیں گھر ڈراپ کروا دیں گئی ----

اوکے ---- تو پھر تم جاؤ میں نے پایا سے بات کر لی ہے ، ایک گھنٹے بعد وہ بھائی کو بھیج دیں گے ----

جاری ہے

”ناول :- ”ساجن تجھ سنگ عید میری

قسط 2

میں ابھی تمہارے ساتھ واپس نہیں چل سکتی --- اس وقت ندا فاروقی کی چشمی طوطی پر

ازحد غصہ آیا تھا۔ مگر سعد یزدانی کے سامنے وہ مزید کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ سو خون

کے گھونٹ پیتے ہوئے۔ بے بسی سے واپس پلٹ گئی۔۔۔ عین اس وقت سعد کا موبائل

بج اٹھا تھا تو وہ ندا سے معذرت کرتا۔ وہاں سے اٹھ گیا۔۔ ابھی وہ اپنے دوست سے بات کر

کے واپس پلٹا ہی تھا کہ ماریہ کی ماما سے ٹکرا گیا سعدی۔۔۔۔۔ کیا اس وقت آپ فارگ ہو

بیٹے؟ جی انٹی فرمائیے کیا کام ہے؟ بیٹے وو ماریہ کی ایک دوست کو گھر ڈراپ کر کے آنا تھا

نومان پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔ جوان نیچی ہے۔۔ کسی ایرے غیرے پر اعتبار بھی

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں کر سکتی ---- ڈونٹ ووری آئی میں ہوں نا..... آپ فکر مت کریں - باہر میری گاڑی کھڑی ہے - آپ انہیں باہر بھیج دیجیے -- کہنے کے ساتھ ہی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر گیٹ کی طرف بڑھ گیا -- تو سمینہ بیگم ماریہ کی ماما بھی اطمینان سے واپس پلٹ گئیں

لگے کچھ ہی لمحوں میں سپرینہ - مرے مرے سے قدم اٹھاتی گیٹ سے باہر آئی تو کچھ ہی فاصلے پر گاڑیوں کی قطار تیز روشنی میں سعد کو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دیکھ ٹھٹھک گئی ---- تم ؟؟؟؟

میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گئی اسے دیکھ کر پھر سے غصہ عود آیا تھا، سو قدرے چلا کر ساری تہذیب اور شائستگی کو پس پشت دھکیلا تو سعد بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا آپ کی مرضی میں تو صرف سمینہ انٹی کے کہنے کا مان رکھنے کے لیے یہاں چلا آیا ہوں -----

اب آپ اگر گھر نہیں جانا چاہتی تو ایزووش،،، کوئی زبردستی تھوڑی ہے وہ کہنے کے ساتھ ہی اندر جانے کے لیے بڑھ گیا -- تو مجبوراً سب کو اسے روکنا پڑا اب وہ سمینہ انٹی سے کیا کہتی کے وہ اس کے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتی،،، چلیے اسے رک کر سوالیہ نگاہوں سے

CLASSIC URDU MATERIAL

اپنی جانب دیکھتے پا کر بادل نا خواستہ وہ دانت لپستے ہوئے بولی تھی جب کے وہ دل کشی سے مسکراتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ آیا تھا۔۔۔

ایک سوال پوچھوں مائٹڈ تو نہیں کریں گئی۔۔۔؟؟؟؟ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے وہ پھر شرارت سے بولا تھا۔۔۔ سب محض خاموشی سے اسے گھور کر رہ گئی سچ بتائیے گا آپ حال ہی میں پگل کھانے سے فرار ہو کے آئی ہیں نہ۔۔۔۔۔ جی ہاں۔۔۔۔۔ کیوں کے وہاں آپ نے داخلے کا اعلان ہو گیا تھا اب اگر مزید آپ نے کوئی گل فشانی کی تو میں چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گئی۔۔۔ چبا چبا کر کہتے ہوئے وہ روہان سی ہو گئی تھی جب وہ بے ساختہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

نہ نہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔ میں نے عملی طور پر ثابت کرنے کے لئے نہیں کہا۔ مجھے ویلے ہی

یقین آگیا ہے کے آپ۔۔۔۔۔۔۔ اس بار اس نے بات ادھوری چھوڑ کر۔ نچلا ہونٹ

دانتوں تلے دبا لیا تھا۔ لہذا سبرینہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر رو پڑی۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔۔۔ اسے روتے دیکھ کر وہ فوراً سنجیدہ ہو گیا اور پھر باقی کا تمام سفر خاموشی میں

ہی کٹا۔ گھر سے کچھ فاصلے پر ہی سبرینہ نے گاڑی رکوالی تھی۔ بس اب آپ جائیں۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آگے اندھیرا ہے۔ اوپر سے رات کا ایک بجنے والا ہے۔ میں آپ کو دروازے تک چھوڑ

CLASSIC URDU MATERIAL

اتنا ہوں -- وہ بھی فوراً گاڑی سے نکل آیا تھا۔ نو تھنکس میرے خیال سے آپ نے کافی نیکی کمالی اب آپ جائیں پلیز۔ میں اپنے گھر کے راستوں سے نا آشنا نہیں ہوں۔ عجیب بے حس لڑکی تھی جو سعد یزدانی جیسے آئیڈیل بندے کی قربت میں بھی ذرا نہ پگھلی تھی۔ لہذا وہ مجبوراً گاڑی کے قریب ہی ٹھر گیا جبکہ سبرینہ اس کا شکریہ ادا کیے بغیر جو نہی پلٹ کر آگے بڑھی اچانک پاؤں کے نیچے ا جانے والے بڑے سے پتھر کے باعث کافی بری طرح لڑکھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

دیکھا اسی لیے کہ رہا تھا میں، تاریک راہ گزر ہو تو ممکنہ خطرے سے بچنے کے لیے ایک عدد "" ہم سفر کا ہونا نہایت ضروری ہے

لیک کر فوراً اس نے نے سبی کو اپنے مضبوط ہاتھوں کا سہارا فراہم کیا تھا لیکن وہ سمجھل کر کھڑے ہوتے ہوئے اسے پرے دھکیل گئی۔۔۔۔۔

ڈونٹ چُج می۔۔۔۔۔ سبرینہ اذہان کو کسی بھی راہ گزر پر چلنے کے لیے کبھی کھوکھلے سہاروں کی ضرورت پیش نہیں اتی "" اب جائے پلیز آپ یہاں سے میں گھر چلی جاؤں گئی۔۔۔۔۔

پہلی بار سعد کو اس کے روڈ سے لہجے سے سبکی کا احساس ہوا تھا۔ لہذا پھر اس کے بعد وہ اس پر ایک نگاہ ڈالے بغیر سرعت سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور اگلے ہی لمحے گاڑی

CLASSIC URDU MATERIAL

رپورس کرتے ہوئے زن سے اگے بڑھ گیا۔۔۔ جب کے سپرہ نے اس رات بہت دیر
تک اس کے تصور سے باتیں کی تھیں۔۔۔۔

~~~~~

کالج میں منعقد فن فیئر شو میں اسے انار کلی کا کردار ملا تھا،، ڈرامے کا مین پارٹ ہی انار کلی اور شہزادے سلیم کی معصوم سی محبت پر تھا۔ لہذا اپنے کردار کے ساتھ مکمل انصاف کرنے کی غرض سے اس دن وہ ندا کے ساتھ جناح لاء بریری تک چلی آئی تھی۔۔۔

تقریباً پورا گھنٹہ ہسٹری کی مختلف کتابیں کھنگالنے کے بعد بل آخر اس نے امتیاز علی تاج کی بک ”انار کلی“ ایشو کروانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن ابھی اس نے بک اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی اور نے ہاتھ بڑھا کر بک اپنی تحویل میں لے لی۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com سہرہ چونک کر پیچھے پٹی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اپنے پیچھے کھڑے سعد یزدانی کو دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا جب کے ہلکی سی حیرانگی کا عکس اس کی آنکھوں سے بھی چھلکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

## CLASSIC URDU MATERIAL

واہ --- اس کو کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہونا ----

”شٹ اپ ---- یہ بک واپس کریں مجھے اس کی ضرورت ہے ----

تو میں کیا کروں -- میں بھی ہسٹری کا سٹوڈنٹ ہوں مجھے بھی اس کتاب کی ضرورت ہے

--- بے نیازی سے کندھے اچکا کے وہ اگے بڑھا تو سبرینہ بے ساختہ چلا اٹھی ----

وہاٹ ---- تم سٹوڈنٹ ہو مجھے تو تم کسی تھرد کلاس کالج کے پرنسپل لگتے ہو ----

تمہاری قریب کی نظر کافی کمزور ہے میں کیا کہہ سکتا ہو ----

اب کے اس نے بھی تکلف کی دیوار گرا دی تھی جب کے سبرینہ کے ساتھ کھڑی ندا

خاموشی سے یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی ----

دیکھو پلیز یہ کتاب مجھے دے دو مجھے انارکلی پر پرفارم کرنا ہے - ”””” اسے مسلسل بے

نیازی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے دیکھ کر منت سماجت پر اتر آئی تھی جبکہ وہ ہنوز لا تعلق کا

مظاہرہ کرتے ہوئے بولا --  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سوری ---- مجھے بھی اپنی اساء نمٹ پرسوں جمع کروانی ہے ----

تو میں کل آپ کو واپس کر دوں گئی ناں ---

نا بھیء۔۔۔۔۔ آپ کا کوئی بھروسہ نہیں، آپ مگر بھی سکتی ہیں۔۔۔۔

— — —

اوگاڈ۔۔۔۔۔ اب میں کیا کروں ۔۔۔؟؟؟

سعد ----- پلیز یہ کتاب ہمیں دے دیں 'پورا دن کھپا دیا ہے' ہم نے بھانت بھانت کی  
،، کتابیں کھنگالنے میں -- سہرہ کو واقعی میں کتاب کی ضرورت ہے

معاملہ بگڑتے دیکھ کر ندانے مداخلت کرنا ضروری سمجھی تھی اور حیرت انگیز طور پر سعد نے اس کی بات مان بھی لی ----

او کے ----- صرف آپ کے کہنے پر میں اس کتاب سے دست بردار ہو رہا ہوں، 'وگرنہ

-----support@elibrarypk.com

کوئی اور موقع ہوتا تو سببہ اسے وہ کھری کھری سناتی کے اس کی سات نسلیں بھی یاد رکھتیں

مگر اس وقت کچھ بھی الٹا سیدھا بولنا خود اسی کے حق میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا لہذا

صبر کے کڑوے گھونٹ پیتے ہوئے خاموش بیٹھی رہی۔۔۔۔



## CLASSIC URDU MATERIAL

فن فیئر شو والے دن اس کا دمکتا حسن واقعی ہر دیکھنے والی نگاہ کو خیرہ کر رہا تھا۔ شہر کی معزز شخصیات کی آمد کے ساتھ ساتھ ضلعی ناظم صاحب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے اور ان کے ساتھ ایک مرتبہ پھر سعد یزدانی کو دیکھ کر وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچے تھے۔۔۔

یا اسیہ تیری قدرت کا محض اتفاق ہے یا میں ہی اس اسٹیج پر آگئی ہوں جہاں پہنچ کر شاعر حضرت کہتے ہیں۔۔۔۔

جدھر نگاہ اٹھاؤں اسی کا پر تو ہے

وہ میرے دھیان کے سب راستوں میں رہتا ہے

نہیں نہیں "سعد یزدانی جیسے بندے کے ساتھ محبت کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کے میں خود کشی کر لوں۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

## CLASSIC URDU MATERIAL

نہ نہ یہ نہ کہیں ، ہم دونوں بندہ بشر ہیں -- زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ایک دوسرے کی ضرورت پڑھ سکتی ہیں ،، ویلے گرمی بہت ہے آپ کے مزاج میں -- کیا بات ہے دن رات مرچیں چباتی ہیں کیا ----؟

وہ اب بھی اس کے مقابلے کھڑا کرسی کی پشت کو تھامے ہوئے تھا ---

جب وہ مزید برہم ہوتے ہوئے بولی -- جی نہیں خون پیتی ہوں میں دن رات اور وہ بھی آپ جیسے امیر زادوں کا ---

اؤ آئی سی --- اس کا مطلب آپ حسین چڑیل ہیں -- مقابل کے خوبصورت ہونٹوں میں مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی -- جب کے سبرینہ کا چہرہ غصے سے مزید سرخ ہو گیا تھا ----

وہاٹ ----؟ چڑیل ہو گئی آپ کی گھر والی اور ڈیکولا ہوں گے آپ خود سمجھے ،،،، اب کے

بے ساختہ وہ ہنس پڑا تھا -- دیکھیے بی بی -- وہاٹ بی بی؟؟؟؟ میں اتنی حسین نو عمر

دوشیزہ بی بی دکھائی دیتی ہوں آپ کو -- مارے غصے اور صدمے کے سبرینہ کا حال دیکھنے

کے لالک ہو گیا تھا ،،،، جب کے وہ اب قدرے بوکھلا کر اسے دیکھنے لگا تھا --- دیکھیے

محترمہ --- میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا ،،،، با مشکل نرم انداز اپناتے ہوئے اس

## CLASSIC URDU MATERIAL

نے وضاحت دینا چاہی تھی --- جب کے وہ درشتگی سے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکنے ہوئے  
بولی --- بس --- آپ کے کہنے کا مطلب جو بھی تھا اچھی طرح سمجھ گئی ہوں ----  
لیکن --- کبھی وقت لے تو اپنی شکل آئیے میں دیکھ لیا کریں --- پورے دس بچوں کے  
باپ لگتے ہیں آپ ،، شدید خفگی کے انداز میں کہ کر کرسی کو ایک زور دار ٹھوکر رسید کرتے  
ہوئے ابھی اگے بھڑنا ہی چاہتی کے کراہ کر رہ گئی -----

ہاے امی جی --- پاؤں پکڑ کر چوٹ کا جائزہ لیتے ہوئے وہ وہیں ٹھہر گئی تو سعد بھی ہنستے  
ہوئے اس کے مقابل آٹھرا ،، دیکھا بے جا غصہ کرنے والوں کو اسے فوراً سزا دے دیتا  
ہے -- سہرہ نہ جو پہلے ہی تکلیف سے بے حال ہو رہی تھی اب اس کے تبصرے پر مزید  
تپ اٹھی ،، تبھی خشمگی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی --- آپ کی بہتری اسی میں

ہے کے ابھی فلحال میرے منہ نہ لگیں --- ورنہ میں بہت سر پھری لڑکی ہوں ،، کچھ

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مثلا----- دوسری طرف اس کی دھمکی کی پرواہ کیے بغیر خاصے مزے سے بولا تو سہی کا

پارہ مزید چڑھ گیا -- لہذا اس بار اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تھا - مثلاً میں آپ کا سر

بھی پھاڑ سکتی ہوں - موسٹ ویلکم میم -- بندہ حاضر ہے - ویلے فلحال نہ سہی - بعد میں تو

## CLASSIC URDU MATERIAL

آپ کے منہ لگ سکتا ہوں نا۔ وہ بھی شاید۔ اپنے نام کا ایک ہی تھا۔ تاہم اس سے پہلے کے سبرینہ مزید تنک کر کچھ کہتی ندا تیز تیز چلتی اس کے قریب آگئی۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ کیا ہوا سب سے یہ پاؤں پر چوٹ کیسے لگ گئی تیرے۔۔۔۔۔

اس کی نظر سب سے پہلے سب کے زخمی پاؤں پر ہی پڑی تھی تبھی فکر مندی سے بولی تو سعد پھر بے ساختہ بول اٹھا۔۔۔۔۔

ڈونٹ ووری۔۔۔۔۔ محترمہ آپ کی دوست درد پروف ہیں کل ایکسیڈنٹ کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا تو یہ بیچاری معمولی سی چوٹ ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔

،، ارے آپ بھی یہیں ہیں۔۔۔۔۔ ہاؤ امیزنگ دس۔۔۔۔۔ وہ اسے پہلے ہی دیکھ چکی تھی

اب تو محض بن رہی تھی لہذا جواب میں سعد نے محض مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

<http://www.classicurdumaterial.com>

نگاہوں سے گھورتے ہوئے وہ آگے بڑھی تو سعد ایک مرتبہ پھر کھلکھلا اٹھا۔ لگے دس پندرہ منت تک ندا اس کا تفصیلی انٹرویو لیتی رہی تھی۔۔۔۔۔ سبرینہ کی نظر۔ جب ہاتھ پر بندھی نفیس سی رست واچ گھڑی پر پڑی تو اس کی آنکھیں گویا ابل آبی۔ اومامی گارڈ ساڑھے بارہ کا



## CLASSIC URDU MATERIAL

ٹائم ہو گیا اور میں ڈفر ابھی تک دند ناتی ہوئی پھر رہی ہوں۔ یقیناً آج تو اما کے ہاتھوں درگت بنے ہی بنے۔۔۔ دل ہی دل میں خود کو سناتی وہ ماریہ کی ممی کے پاس چلی آئی جو کسی اپنے جیسی نفیس سی خاتون کے ساتھ باتوں میں مشغول تھیں۔۔۔۔۔

انٹی، ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے امی گھر پر پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔ لہذا میں اب اجازت چاہوں گی، لیکن۔۔۔۔۔ ابھی تو کھانا لگ رہا ہے بیٹی کھانا کھا کر جانا۔۔۔ نہیں انٹی کھانا کھانے میں دیر ہو جائے گی میں پھر جاؤں گی۔۔ ابھی پلیز اجازت دیں۔۔ ماریہ ناراض ہو گی بیٹے۔۔ اور مجھے بھی اچھا نہیں لگے گا۔ وہ اسے روکنے پر مصر تھیں جب کے اماں کے ڈر سے سہرہ کا حلق خشک ہو رہا تھا۔۔ سو وہ التجایا لہجے میں بولی سوری انٹی ابھی میرے لیے مزید روکنا ممکن نہیں ہے، ماریہ سے میں خود بات کر لوں گی پلیز۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ گھر واپس کیسے جاؤں گی گاڑی ہے تمہارے پاس۔۔۔ بادل نہ خواستہ انہیں سہرہ

کی ضد ماننا ہی پڑی تھی۔۔۔۔۔ جب وہ نفی میں سر حال تے ہوئے بولی۔۔۔ نہیں ندا ہیں

میرے ساتھ ہم ٹیکسی میں چلے جائیں گے۔۔ نہیں بیٹے۔۔۔ اتنی رات میں دو جوان

بچوں کو میں ٹیکسی میں بھیجنے کا رسک نہیں لے سکتی۔۔ تم رکو میں نومی کو دیکھتی ہوں

۔۔ وہ گھر چھوڑ آئے گا تمہیں۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ ہی وہ نگاہ دوراُتی اگے بڑھ گی۔۔۔ تو مجبوراً سب کو ندا کی طرف آنا پڑا۔ جو ابھی تک سعد یزدانی سے جڑ کر بیٹھی جانے کن کن مضوعات پر سیر حاصل گفتگو کر رہی تھی۔۔۔ چلو ندا ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے میرا خیال ہے اب ہمیں گھر چلنا چاہیئے۔۔۔۔۔

سعد کو یکسر نظر انداز کر کے اس نے ندا سے کہا تھا جو اس وقت قطعی خوشگوار موڈ میں بیٹھی گزرتے وقت سے یکسر بے خبر تھی -----

ابھی کھانا لگ رہا ہے سبھی، کچھ دیر ٹھہر کر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں --- میرا سر بہت درد کر رہا ہے میں مزید ایک منت یہاں نہیں رک سکتی -- میں نے انٹی سے کہ دیا ہے وہ ہمیں گھر ڈراپ کروا دیں گئی -----

اوکے ---- تو پھر تم جاؤ میں نے پایا سے بات کر لی ہے ، ایک گھنٹے بعد وہ بھائی کو بھیج

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com

جاری ہساجن تجھ سنگ عید میری

## ناول نگار

## نازیہ کنول نازی

میں ابھی تمہارے ساتھ واپس نہیں چل سکتی --- اس وقت ندا فاروقی کی چشمی طوطی پر  
ازحد غصہ آیا تھا۔ مگر سعد یزدانی کے سامنے وہ مزید کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ سو خون  
کے گھونٹ پیتے ہوئے۔ بے بسی سے واپس پلٹ گئی --- عین اس وقت سعد کا موبائل  
بج اٹھا تھا تو وہ ندا سے معذرت کرتا۔ وہاں سے اٹھ گیا۔ ابھی وہ اپنے دوست سے بات کر  
کے واپس پلٹا ہی تھا کہ ماریہ کی ماما سے ٹکرا گیا سعدی --- کیا اس وقت آپ فارگ ہو  
بیٹے؟ جی آنٹی فرماتے کیا کام ہے؟ بیٹے وہ ماریہ کی ایک دوست کو گھر ڈراپ کر کے آنا تھا

نومان پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔۔ جوان بچی ہے۔۔۔ کسی ایرے غیرے پر اعتبار بھی

نہیں کر سکتی --- ڈونٹ ووری آنٹی میں ہوں نا۔۔۔۔۔ آپ فکر مت کریں۔ باہر میری

گاڑی کھڑی ہے۔ آپ انہیں باہر بھیج دیجیے۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا

باہر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ تو سمینہ بیگم ماریہ کی ماما بھی اطمینان سے واپس پلٹ گئیں

----

## CLASSIC URDU MATERIAL

اگلے کچھ ہی لمحوں میں سبرینہ - مرے مرے سے قدم اٹھاتی گیٹ سے باہر آئی تو کچھ ہی فاصلے پر گاڑیوں کی قطار تیز روشنی میں سعد کو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دیکھ ٹھٹھک گئی

---- تم ؟؟؟؟

میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گئی اسے دیکھ کر پھر سے غصہ عود آیا تھا، سو قدرے چلا کر ساری تہذیب اور شائستگی کو پس پشت دھکیلا تو سعد بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا آپ کی مرضی میں تو صرف سمینہ انٹی کے کہنے کا مان رکھنے کے لیے یہاں چلا آیا ہوں

اب آپ اگر گھر نہیں جانا چاہتی تو ایز یو وش،،، کوئی زبردستی تھوڑی ہے وہ کہنے کے ساتھ ہی اندر جانے کے لیے بڑھ گیا۔۔ تو مجبوراً سب کو اسے روکنا پڑا اب وہ سمینہ انٹی سے کیا کہتی کے وہ اس کے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتی،،، چلیے اسے رک کر سوالیہ نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتے پا کر بادل نا خواستہ وہ دانت پستے ہوئے بولی تھی جب کے وہ دل کشی سے مسکراتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ آیا تھا۔۔۔

ایک سوال پوچھوں مائڈ تو نہیں کریں گئی۔۔؟؟؟؟ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے وہ پھر شرارت سے بولا تھا۔۔ سب محض خاموشی سے اسے گھور کر رہ گئی سچ بتائیے گا آپ حال



## CLASSIC URDU MATERIAL

ہی میں پگل کھانے سے فرار ہو کے آئی ہیں نہ ---- جی ہاں ---- کیوں کے وہاں آپ نے داخلے کا اعلان ہو گیا تھا اب اگر مزید آپ نے کوئی گل فشانی کی تو میں چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گئی --- چبا چبا کر کہتے ہوئے وہ روہان سی ہو گئی تھی جب وہ بے ساختہ ہنستے ہوئے بولا ----

نہ نہ پلیز ---- میں نے عملی طور پر ثابت کرنے کے لئے نہیں کہا۔ مجھے ویسے ہی یقین آگیا ہے کہ آپ ---- اس بار اس نے بات ادھوری چھوڑ کر - نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا تھا۔ لہذا سبرینہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر رو پڑی --

سوری ---- اسے روتے دیکھ کر وہ فوراً سنجیدہ ہو گیا اور پھر باقی کا تمام سفر خاموشی میں ہی کٹا۔ گھر سے کچھ فاصلے پر ہی سبرینہ نے گاڑی رکوالی تھی۔ بس اب آپ جائیں ----

لیکن آگے اندھیرا ہے۔ اوپر سے رات کا ایک بجنے والا ہے۔ میں آپ کو دروازے تک چھوڑا تا ہوں -- وہ بھی فوراً گاڑی سے نکل آیا تھا۔ نو تھنکس میرے خیال سے آپ نے کافی نیکی کمالی اب آپ جائیں پلیز۔ میں اپنے گھر کے راستوں سے نا آشنا نہیں ہوں۔ عجیب بے حس لڑکی تھی جو سعد یزدانی جیسے آئیڈیل بندے کی قربت میں بھی ذرا نہ پگھلی تھی۔ لہذا وہ مجبوراً گاڑی کے قریب ہی ٹہر گیا جبکہ سبرینہ اس کا شکریہ ادا کیے بغیر جو نہی پلٹ کر

## CLASSIC URDU MATERIAL

اگے بڑھی اچانک پاؤں کے نیچے ا جانے والے بڑے سے پتھر کے باعث کافی بری طرح لڑکھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

دیکھا اسی لیے کہ رہا تمہا میں ، تاریک راہ گزر ہو تو ممکنہ خطرے سے بچنے کے لیے ایک عدد  
 ہم سفر کا ہونا نہایت ضروری ہے

لپک کر فوراً اس نے نے سبی کو اپنے مضبوط ہاتھوں کا سہارا فراہم کیا تھا لیکن وہ سمجھل کر کھڑے ہوتے ہوئے اسے پرے دھکیل گئی ----

دُونٹ چُج می ---- سبرینہ ازہان کو کسی بھی راہ گزر پر چلنے کے لیے کبھی کھوکھلے سہاروں کی ضرورت پیش نہیں اتی "اب جائیے پلیز آپ یہاں سے میں گھر چلی جاؤں گئی" ----

پہلی بار سعد کو اس کے روڈ سے لہجے سے سبکی کا احساس ہوا تھا۔ لہذا پھر اس کے بعد وہ

اس پر ایک نگاہ ڈالے بغیر سرعت سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور اگلے ہی لمحے گاڑی

ریورس کرتے ہوئے زن سے اگے بڑھ گیا۔۔۔ جب کے سہ پہر نے اس رات بہت دیر

تک اس کے تصور سے باتیں کی تمہیں ----

~~~~~

CLASSIC URDU MATERIAL

کالج میں منعقد فن فیئر شو میں اسے انار کلی کا کردار ملا تھا،، ڈرامے کا مین پارٹ ہی انار کلی اور شہزادے سلیم کی معصوم سی محبت پر تھا۔ لہذا اپنے کردار کے ساتھ مکمل انصاف کرنے کی غرض سے اس دن وہ ندا کے ساتھ جناح لاء بریری تک چلی آئی تھی ---

تقریباً پورا گھنٹہ ہسٹری کی مختلف کتابیں کھنگالنے کے بعد بل آخر اس نے امتیاز علی تاج کی بک "انار کلی" ایشو کروانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن ابھی اس نے بک اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی اور نے ہاتھ بڑھا کر بک اپنی تحویل میں لے لی ----
سبربنہ چونک کر پیچھے پلٹی تھی ----

تم ---- یہاں بھی ----؟؟؟؟؟

اپنے پیچھے کھڑے سعد یزدانی کو دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا جب کے ہلکی سی حیرانگی کا عکس اس کی آنکھوں سے بھی چھلکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا ----

واہ ---- اس کو کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہونا ----
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

""شٹ اپ ---- یہ بک واپس کریں مجھے اس کی ضرورت ہے ----

CLASSIC URDU MATERIAL

تو میں کیا کروں -- میں بھی ہسٹری کا سٹوڈنٹ ہوں مجھے بھی اس کتاب کی ضرورت ہے

--- بے نیازی سے کندھے اچکا کے وہ اگے بڑھا تو سہینہ بے ساختہ چلا اٹھی ---

وہاٹ ----- تم سٹوڈنٹ ہو مجھے تو تم کسی تھمڑ کلاس کالج کے پرنسپل لگتے ہو ---

تمہاری قریب کی نظر کافی کمزور ہے میں کیا کہہ سکتا ہو ---

اب کے اس نے بھی تکلف کی دیوار گرا دی تھی جب کے سہینہ کے ساتھ کھڑی ندا خاموشی سے یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی ---

دیکھو پلیز یہ کتاب مجھے دے دو مجھے انارکلی پر پرفارم کرنا ہے - """" اسے مسلسل بے نیازی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے دیکھ کر منت سماجت پر اتر آئی تھی جبکہ وہ ہنوز لا تعلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا --

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
سوری --- مجھے بھی اپنی اساء نمٹ پر سوں جمع کروانی ہے ---

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
تو میں کل آپ کو واپس کر دوں گئی ناں ---

نا بھیء----- آپ کا کوئی بھروسہ نہیں ، آپ مکر بھی سکتی ہیں ---

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی بے نیازی میں قطعی کوئی فرق نہیں آیا تھا لہذا سبرینہ میں اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی

اوگاڈ----- اب میں کیا کروں --؟؟؟

سعد----- پلیز یہ کتاب ہمیں دے دیں 'پورا دن کھپا دیا ہے ہم نے بھانت بھانت کی
،، کتابیں کھنگالنے میں۔۔ سبرینہ کو واقعی میں کتاب کی ضرورت ہے

معاملہ بگڑتے دیکھ کر ندا نے مداخلت کرنا ضروری سمجھی تھی اور حیرت انگیز طور پر سعد نے
اس کی بات مان بھی لی ----

اوکے ----- صرف آپ کے کہنے پر میں اس کتاب سے دست بردار ہو رہا ہوں 'وگرنہ

""""آپ کی دوست کا دماغ ٹھکانے لگانا میں باخوبی جانتا ہوں -----

کوئی اور موقع ہوتا تو سبرینہ اسے وہ کھری کھری سناتی کے اس کی سات نسلیں بھی یاد رکھتیں

مگر اس وقت کچھ بھی الٹا سیدھا بولنا خود اسی کے حق میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا لہذا

صبر کے کڑوے گھونٹ پیتے ہوئے خاموش بیٹھی رہی ----

CLASSIC URDU MATERIAL

فن فیئر شو والے دن اس کا دمکتا حسن واقعی ہر دیکھنے والی نگاہ کو خیرہ کر رہا تھا۔ شہر کی معزز شخصیات کی آمد کے ساتھ ساتھ ضلعی ناظم صاحب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے اور ان کے ساتھ ایک مرتبہ پھر سعد یزدانی کو دیکھ کر وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچے تھے۔۔۔

یا اسیہ تیری قدرت کا محض اتفاق ہے یا میں ہی اس اسٹیج پر آگئی ہوں جہاں پہنچ کر شاعر حضرت کہتے ہیں۔۔۔۔

جدھر نگاہ اٹھاؤں اسی کا پر تو ہے

وہ میرے دھیان کے سب راستوں میں رہتا ہے

نہیں نہیں "سعد یزدانی جیسے بندے کے ساتھ محبت کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کے میں خود کشی کر لوں۔۔۔۔۔

ساجن تجھ سنگ عید میری

ناول نگار

نازیہ کنول نازی

گھومتے سر کو دونوں ہاتھوں میں

تھام کر اس نے سوچا تھا اور پھر سر جھٹک کر توجہ اپنی تیاری کی جانب مبذول کر دی تھی

- انارکلی --- ڈرامے کا آغاز ہوا تو سعد اسٹیج پر سبرینہ ازہان کو انارکلی کے گیٹ اپ میں

دیکھ کر مبہوت رہ گیا بیشک وہ حسین لڑکی تھی - بڑے سے بڑے دل کو قابو میں کرنے کا

فن بخوبی آتا تھا اسے -- مگر آج انارکلی کے گیٹ اپ میں وہ اتنی معصوم اور خوبصورت لگ رہی

تھی کہ سعد چاہنے کے باوجود بھی اس کے سراپے سے نگاہ نہیں ہٹا پایا تھا --- اب تک

اس سے جتنی بار بھی ٹکراؤ ہوا تھا وہ محض اتفاقیہ تھا لہذا اس سے پہلے وہ اس کے متعلق

زیادہ سوچ بھی نہیں پایا تھا، مگر آج --- وہ دانستہ یہاں آیا تھا -- سبرینہ ازہان کے

بارے میں تمام تر معلومات اسے ماریہ کی زبانی حاصل ہو چکی تھیں آج بھی یہاں وہ اسے

سرپرائز دینے آیا تھا -- کتنے عجیب سی بات ہے - کہ صنف نازک کے تصور سے بھی دور

بھاگنے والا وہ امیر زادا، جسے ضلعی ناظم کا چہیتا بیٹا ہونے کا اعزاز حاصل تھا - وہ اس قدر

معصوم لڑکی کے سحر میں کھو کر خود سے بے نیاز ہو بیٹھا تھا ---

CLASSIC URDU MATERIAL

پورے ہال میں اس وقت عجیب سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی ہال میں بیٹھا ہر فرد سہرہ
ازہان کی متاثر کن اداکاری میں کھو کر رہ گیا تھا،، پورے ہال کی تیز لائٹس اوف کر کے مذہم
دودھیا روشنی کو اون کر دیا گیا تھا جس سے سارا ماحول خوابناک سا لگ رہا تھا۔۔۔

اسٹیج پر اب صرف سہرہ ازہان کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔ اس کی موٹی موٹی آنکھیں
آنسوؤں سے لبریز تھیں۔۔ اسی لمحے سعد یزدانی کو اپنا دل اسکی آنکھوں میں ڈولتا محسوس
ہوا تھا۔۔

رحم عالم پناہ۔۔۔۔۔ رحم

میں جانتی ہوں میں نے شہزادے سے محبت کر کے بہت بڑی گستاخی کی ہے لیکن محبت
پر کب کسی کا اختیار ہوا ہے،، اپ وقت کے سلطان ہیں۔ خدا را میری اس غلطی کو

””” معاف کر دیجیئے میں ساری زندگی شہزادے کے قدموں کی دھول بن کر گزار دوں گئی

اپنے کردار میں ڈوب کر وہ یوں جذب کے عالم میں کہ رہی تھی کے ایک دم پورا ہال تالیوں
سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

انار کلی تمہاری گستاخی ناقابل معافی نہیں ہے تم نے ایک معمولی سی کنیز ہوتے ہوئے شہزادے سے محبت کرنے کا خیال بھی کیسے انے دیا۔۔۔ اپنے دل میں۔۔۔۔؟؟؟؟

ہم تمہاری یہ جسارت ہرگز معاف نہیں کر سکتے۔۔ سپاہیو!!!! اڈال دو اس گستاخ کو زندان میں،،، زندہ دیوار میں چن دو اسے

اکبر بادشاہ کا کردار ادا کرتی لڑکی نے پر جلال الفاظ میں کہا تو اسٹیج پر چند اور لڑکیاں شاہی سپاہیوں کے لباس میں چلی آئیں۔۔ اسی لمحے ہلکا سا میوزک ان ہو گیا تو سپاہی لڑکیوں نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا

سبز چوڑی دار پاجامے اور بادامی پٹی والی سلک کی فراک میں وہ سچ مچ ایک زندہ انار کلی ہی دکھائی دے رہی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بس عشق محبت اپنا پن

بس عشق محبت اپنا پن۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دھیے دھیے کلاسیکل ڈانس میں اپنے کردار کے ساتھ مکمل انصاف کرتی وہ سعد یزدانی کے دل میا۔ اتر رہی تھی کوئی اتنا رٹیل کردار بھی لے کر سکتا ہے ، سعد یزدانی نے آج پہلے نا کبھی دیکھا تھا اور نہ سوچا تھا ---

اس کا دل یکدم ہی عجیب کیفیت کا شکار ہو گیا تھا۔ آج سے پہلے یہ عشق محبت پیار وفا سب بے کار کی باتیں لگتی تھیں اسے مگر آج اپنا ہی دل اسی درد کے پاتال میں ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ----

پاپا ---- میں گھر جا رہا ہوں میرے سر میں درد ہو رہا ہے ----

ڈوبتے ابھرتے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے بالآخر وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا جب فرہاد صاحب نے تشویش نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ---

آریو اوکے بیٹا ----؟؟؟؟

یس پاپا --- یونہی سر میں معمولی سا درد ہے گھر جا کر آرام کرنا چاہتا ہوں ----
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس محلے ایک ایک سانس اسے اپنے دل میں اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی سو انہیں مطمئن کر کے فوراً وہاں سے گھر چلا آیا۔ زندگی کے اس موڑ پر دل کی بے وفائی نے اسے

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہکا ڈالا تھا۔ وہ اب بھی باضد تھا کے کسی لڑکی سے محبت نہیں کرے گا مگر اس کا دل
چلا چلا کر کہ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے وہ لڑکی چاہیے۔۔۔ مجھے سہرینہ ازہان ہی چاہیے۔۔۔۔
او مائی گاڈ.... کیا کروں میں۔۔۔۔ اور کچھ سمجھ میں نا آیا تو اپنے بال مسٹھی میں پکڑ لیے
۔۔۔۔۔

محبت یہ نہیں تو اور کیا ہے
بہاروں کی سسے سے گفتگو سے

تیری باتوں کے نیلے پھول چن کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
محببت یہ نہیں تو اور کیا ہے

یوں اپنی منمغلیں بانہوں میں لے کر جنون کو زنجیر کرنا

زماں کی فکر سے آزاد کرنا محبت یہ نہیں تو اور کیا ہے

مکمل خود فراموشی کا عالم اور خود سے روٹھ جانے کی گھڑی میں

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا بے طرح تجھ کو یاد کرنا محبت یہ نہیں تو اور کیا ہے

کئی دنوں کی ذہنی کشمکش کے بعد اس نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ ضلعی ناظم کا بیٹا اور
..... کروڑوں کی جائیداد کا وارث ایک عام سی غریب لڑکی سے محبت کا جرم کر بیٹھا ہے

فرہاد صاحب ضلعی ناظم ہونے کے ساتھ ساتھ کئی فیکٹریوں کے مالک بھی تھے ایک رفاہی
ادارہ بھی ان کی ذمہ نگرانی چل رہا تھا۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا وسیع بزنس بھی تھا۔ جسے
ان کے دو بڑے بیٹے عماد یزدانی اور حماد یزدانی سمجھال رہے تھے۔ سعد نمبر تھری پر تھا
اور پنجاب یونیورسٹی میں ہسٹری کا فائنل یار مکمل کر رہا تھا۔۔۔ ایم اے کے بعد اس کا ارادہ
ملک سے باہر جانے کا تھا گھر میں وہ سب سے چھوٹا تھا لہذا بچپن سے ہی فرہاد صاحب اور
ان کی بیگم تسمیہ نے اس کے بے حد لاڈ اٹھائے تھے۔ بے جا لاڈ پیار نے اسے بے حد

ضدی۔ خود سر اور نخریلا بنا دیا تھا لیکن نفاست اس کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کے بھری

تھی۔۔۔ دونو بھائیوں کی شادیاں خاندان میں ہوئی تھیں۔۔۔ لہذا بھائیوں کے ساتھ اس کا

بہت پیار تھا اور زیادہ تر فری وقت گھر بھابی کے بچوں کے ساتھ گزرتا تھا۔۔۔

مگر اب پچھلے کچھ دنوں سے اس کی سرگرمیاں خاصی مشکوک تھیں زیادہ تر گھر سے باہر

... رستہ لے کر گھبراتے ہی خود کو کمرے میں بند کر لینا اس نے اپنا معمول بنا لیا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

گھر میں سب نے ہی اس کی اس تبدیلی کو اسپیشلی نوٹ کرتے ہوئے وجہ جاننے کی کوشش کی تھی مگر وہ سعد یزدانی تھا اتنی آسانی سے کسی پر کیسے کھل جاتا سو ہر بار ہنس کر ٹال جاتا تھا۔۔۔

گھر میں نادیہ بھابی کی سالگرہ تھی وہ گفٹ لینے کے ارادے سے مارکیٹ آیا تھا۔۔ چیزوں کے معاملے میں وہ شروع ہی سے نفاست پسند تھا نادیہ بھابی کے لیے جو سوٹ اسنے پسند کیا، بے شک اپنی مثال اپ تھا۔ تاہم اس سے پہلے کے وہ سوٹ کو اٹھا کر پیک کرنے کا آرڈر دیتا، کسی اور نے عقب سے اکر وہ سوٹ اپنی تحویل میں لے لیا۔۔۔۔

بھی صاحب اس سوٹ کی پرائس کیا ہے۔۔۔

مانوس آواز پر فوراً پلٹ کر دیکھا تھا جہاں اس کے بالکل قریب سبرینہ کھری سیلرز مین سے پوچھ رہی تھی۔ تب ایک دم اس کے وجود میں توانائی دوڑ گئی تھی، محلے میں بے کلی کا خاتمہ ہوا تو پھر سے اپنی جون میں لوٹ آیا۔۔۔۔

محترمہ یہ سوٹ اپ سے پہلے ہی میں پسند کر چکا ہوں واپس کریں۔۔۔۔

سبی اسے اپنے سامنے دیکھ کے حیران ضرور ہوئی تھی پر اپنے لہجے کو کمزور پڑنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سو وہاٹ --- پسند ہی کیا ہے نا خریدا تو نہیں نا۔ کوئی اور پسند کر لیں ----

نہیں ---- مجھے یہ ہی چاہیے تم کوئی اور پسند کر لو ----

کیوں کر لوں ---- جو چیز اپنی نظر میں ایک بارنچ جاتی ہے کوئی دوسری چیز اس کی جگہ نہیں لے سکتی خواہ کتنی ہی قیمتی کو نا ہو ----

آج وہ مکمل بلیک سوٹ میں تھی اور پہلے سے زیادہ حسین لگ رہی تھی -

ویٹس گریٹ --- اور بھی یہ ہی معاملہ ہے اپ تو خاتون ہیں مزید چھان بین کر سکتی ہیں میں بے چارہ تو آل ریڈی تھک چکا ہوں - پھر یہ ایک اسپیشل ہستی کے لیے ہے ----

نو ---- اول تو خاتون کہ کے اپ میری تو بین کر رہے ہیں اور دوسرا مجھ سے اسپیشل

ہستی کون ہو سکتی ہے ---

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اوکے ---- کہ تو اپ ٹھیک رہی ہیں چلیں یہ سوٹ میں اپ کو گفٹ کرتا ہوں - کہنے کے

ساتھ ہی وہ بل پے کرنے چل پڑا تو سب ہکا بکا سی اس کے پیچھے لپک آئی ----

CLASSIC URDU MATERIAL

سبی نے لڑکے کو دیکھا تھا انچا لمبا قد اور کسرتی بدن کا مالک عام سے نقوش والا شخص اسے
خاصا معقول لگا تھا لہذا اس نے چپ چاپ والدین کی پسند پر سر جھکا دیا تھا۔۔۔ لیکن
منگنی کے بعد ملنے کے اور بات کرنے کے تقاضے شرو ہو گے۔۔۔

سبی کو یہ سب پسند نہ تھا سو اس نے اماں سے بات کی اماں نے بوا کو بلوا کے کہا تو اوٹ
پٹانگ تقاضے بند ہو گے تو سبی نے سکوں کا سانس لیا۔۔۔

اس روز وہ ندا کے ساتھ ریس کورس تک آئی تھی کے ندا کو وہاں اس کا بواے فرینڈ مل گیا تو
وہ سبی کو اکیلے گھر جانے کا کہہ کر اپنے بواے فرینڈ کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

ریس کورس سے ان کا گھر زیادہ دور نہیں تھا سو وہ بے فکری سے چلی ا رہی تھی کے اچانک
ایک گاڑی اس کے پس کی اور ایک شخص نے اسے گاڑی میں گھسیٹ لیا تھا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

تم؟۔ تمہاری جرات کیسے ہوئی ایسے گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔۔۔۔
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر اپنے منگیترا کو بیٹھے دیکھ کر اس کا غصہ حد سے بڑھا تھا۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اگے سے وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا کہ عامر حسسیں کی جرات کا اندازہ نہیں ہے ابھی تمہیں -- ابھی میں نے کوئی جرات کی کہاں ہے میں تو تم سے شرافت سے ملنا چاہتا تھا تم نے ہی مجبور کیا غلط قدم اٹھانے پر ---

شٹ اپ جب میں تم سے ملنا ہی نہیں چاہتی تو یہ گھٹیا حرکت کیوں؟؟؟؟
وہ ہلکے بل چلائی تھی جب وہ شرارت سے اس کے رخسار پر انگلی پھرتے ہوئے بولا
یہ ہی تو جاننا چاہتا ہوں -
کہ کیوں نہیں ملنا چاہتی عامر حسین کی آنکھوں سے ٹپکتی شیطانییت نے سب کا خون منجمد کر دیا تھا -

چھوڑو مجھے میں تم جیسے گھٹیا شخص کے منہ لگنا پسند نہیں کرتی ---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
تو نالگو -- تم سے اجازت کون مانگ رہا ہے --
اس بار اس کی مکروہ ہنسی میں گاڑی ڈرائیو کرتے اس کے دوست نے بھرپور ساتھ دیا تھا

--
میں گھر جا کر سب بتا دوں گئی - نہیں کرنی مجھے تم سے شادی ---

CLASSIC URDU MATERIAL

اُس اوکے یار --- یہاں تم سے شادی کے لیے کون مرا جا رہا ہے آج کی رات اور سب ختم ---

ایک مرتبہ پھر وہ ہنسا تھا مگر اس بار سبی کے حواس مفل ہو کر رہ گئے تھے خوف کی ایک شدید لہر اس کی ہڈیوں میں سرایت کر گئی تھی ---

اس وقت اس نے بہت شدت دے اپنے خدا کو پکارا تھا کہ اپنی عزت کی حفاظت کے لیے دعاگو تھی ---

تب ہی اس کا سیل بج اٹھا تھا کال اٹھانے کے بعد وہ فون پر لگ گیا
ہاں بول یار کہاں آوارہ گردی کر رہا ہیں تو

کافی فرینک لہجہ تھا اس کا جس سے پتا چل رہا تھا کہ دوسری طرف کوئی خاص ہستی ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com ---

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اُس اوکے یار اس ٹائم تو میں ایک کام میں بیزی ہوں شام کو ملتے ہیں مگر -----

دوسری طرف نے نا جانے کیا کہا گیا کہ وہ کھلکھلا کے ہنس پڑا تھا ---

CLASSIC URDU MATERIAL

یار تو بھی نہ بڑا ضدی ہے اچھا ایسا کر ہائی وے پر آ جا وہاں بیٹھ کے مسئلے پر بات کر لیتے ہیں ---

کال بند کرنے کے بعد وہ دوست سے جو گاڑی چلا رہا تھا مخاطب ہو کر بولا سعد آ رہا ہے گاڑی کی سپیڈ سلوو رکھو اور پھر سبی کی طرف گھوم کر اسے کہنے لگا ----

اگر اس دوران کوئی ہوشیاری کی تو اسے فری کرنے کے بعد ایسا حشر کروں گا کے اکیلے میں بھی سوچو گئی تو کانپ اٹھو گئی ----

کچھ ہی منت گزرے ہوں گے کے گاڑی کے ٹائر چر چراے تھے اور عامر حسین گاڑی سے نکل کر بھر چلا گیا ---

صرف ایک لمحے کی بات تھی اس ایک لمحے کا بھر پور فائدہ اٹھاتے ہوئے سبی اپنی سائیڈ کا گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی ---

لیکن عامر حسین کے دوست نے اس کو پیچھے سے آکر قابو میں کیا تھا تب اچانک اس کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑے سعد یزدانی پر پڑی اور وہ پوری قوت سے چلا اٹھی -

سعد --- پلینز ہیلپ می -----

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جو اس سے رخ موڑے کھڑا موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا اس پکار پر چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا اور پھر اسے عامر حسین کے دوست کی حراست میں دیکھ کر غصے سے بلبلا اٹھا۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔۔۔

اپنی طرف بڑھتے عامر حسین کو یکسر نظر انداز کر کے وہ اس کی طرف لپکا تھا۔۔۔۔۔
یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے سعد تم اس سے دور رہو۔۔۔۔۔

عامر حسین جو سبی کی حرکت پر غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا فوراً درمیان میں آگیا۔۔۔۔۔

شٹ اپ عمی۔۔۔۔۔ یہ لڑکی میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے تم نہیں جانتے، محبت کرتا

ہوں میں اس لڑکی سے اور تم اسے پامال کرنے جا رہے ہو۔۔۔۔۔

اس لمحے اس کی آنکھوں میں اتنا خون وہ واضح دیکھ چکی تھی۔ تاہم جو ناقابل یقین انکشاف

اس نے کیا تھا وہ اس پر یک دم فریز ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ لڑکی میری منگیت ہے سعد لہذا تم میری راہ کی دیوار مت بنو وگرنہ میں بھول جاؤں گا کے
تم میرے نہایت عزیز دوست ہو۔۔۔

عورت کا معاملہ مرد کو کیسے اندھا کر دیتا ہے ، سب سے پہلی بار دیکھ رہی تھی ۔ اس ایک لمحے
میں جو دھند سعد یزدانی کی خوبصورت آنکھوں میں اتری تھی وہ اس کا نظارہ باخوبی کر سکتی
تھی تبھی شرمندہ ہو کر بے ساختہ اس نے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔۔۔

آئی ڈونٹ کیئر اٹ 'میرے غصے سے تم بھی باخوبی واقف ہو لہذا تمہاری بھلائی اسی میں
ہے کے چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ وگرنہ میں اپنی محبت کی حفاظت کے لیے اپنی جان
دے بھی سکتا ہوں اور کسی کی جان لے بھی سکتا ہوں۔۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار سب سے اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں پر بھاری پڑ رہا تھا ۔ غضب کی اس جنگ میں اس کی شرط پھٹ چکی تھی اور جگا جگا
زخم لگنے سے سارا جسم خون سے تر تھا ۔ مگر وہ اپنی تکلیف سے بے نیاز ان کو پیٹ رہا تھا
۔ یہ جنگ جانے کیا نوبت اختیار کرتی کے اچانک ایک وائٹ کرولا ان کے قریب کی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL

عامر حسین سعد کا گریبان چھوڑ کر وہاں سے فرار ہو گیا اور اب سب سسک سسک کر رو پڑی تھی ---

آج اس لمحے اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ عامر حسین سے ہونے والے رشتے پڑ خوش کیوں نہیں تھی کیوں اس سے ملنے اور بات کرنے کا جی نہیں چاہتا تھا اس کا۔ کیوں اس کے اندر عجیب سی بے کلی دھڑلایا بیٹھ گئی تھی۔ کیوں اس لمحے سعد کے بدن پر لگنے والے زخموں کا درد اسے اپنے وجود پر ہوتا محسوس ہوا تھا سب سمجھ میں آیا تھا اسے ---

وائٹ کروا سے جو شخص باہر نکلا تھا وہ شاید نہیں یقیناً سعد کا گہرا دوست تھا۔ جس وقت سعد عامر حسین سے لڑ رہا تھا اسی وقت اس کے سیل پر کسی کی کال آرہی تھی جسے لپک کر پک کرتے ہوئے سب نے دوسری طرف مجبوراً شخص کو تمام صورت حال سے باخبر کیا تھا یوں اگلے کچھ ہی لمحوں میں اس کا دوست وہاں پہنچ گیا۔ مگر وہ اب بھی سعد کے پس بیٹھی رو رو کر بے حال ہو رہی تھی ---

پلیزیار ----- یہ رونا دھونا تو بند کرو مجھے ان زخموں سے زیادہ تمہارے آنسوؤں سے تکلیف ہو رہی ہے ---

CLASSIC URDU MATERIAL

اپنے دوست سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تو سبی نے فوراً اپنے آنسو گرڈ ڈالی جس پر وہ بس دھیمے سے مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

کتنی عجیب بات تھی کہ اس وقت اسے گھر کی کوئی فکر نہیں رہی تھی اماں ابا سے یکسر بے نیاز وہ صرف سعد یزدانی کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

لگے ادھے گھنٹے کے دوران سعد کی مرہم پٹی ہو گئی تو اس کے تسلسل سے بہتے آنسوؤں میں قدرے کمی آئی۔ سعد کی پیشانی پر کچھ ٹانکے بھی گئے تھے جس کی وجہ سے اس کو ایک گھنٹے کے لیے بے ہوش کیا گیا تھا اس کی بے ہوشی کے دوران بھی سبی رو رو کر اس کی صحت اور سلامتی کے لیے دعا مانگتی رہی تھی۔۔۔۔۔

سعد پورے ایک گھنٹے بعد ہوش میں آیا تو اسے اپنے پس متفکر بیٹھے دیکھ کر حیران رہ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

نہیں۔۔۔ میں تمہیں بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

نم نم چہرے کے ساتھ، زندہ ہوئی آواز میں بولتی وہ اسے مزید بے کل کر گئی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں-----؟؟؟ اب کے وہ شرارت پر اتر آیا۔ تبھی وہ ایک دم نگاہیں جھکاتے ہوئے بولی

آئی ڈونٹ نو-----

یہ فالو ہے یار----- احتجاجا اچھلتے ہوئے وہ چلایا تھا جب سبی دھل کر اسے دیکھتے ہوئے بولی-----

آرام سے پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟؟؟؟

ہاں ہو گیا ہوں پاگل----- پھر-----

پھر----- تمہارا سر----- اب کے وہ جھپینتے ہوئے دھیمے سے مسکرا دی تھی-----

www.classicurdumaterial.com چلو بتاؤ اب یہ منگنی کا کیا چکر تھا-----

support@classicurdumaterial.com کچھ نہیں----- بکواس کر رہا تھا وہ اتنے دنوں سے میرے پیچھے پڑا تھا کے باہر ملو میں نے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ انکار کیا تو خامخواہ ضد پڑا اتر آیا-----

اوہ----- اسکا مطلب آپ کے حسن اور امارت نے اس ناچیز کے ساتھ ساتھ اور بھی

دلوں کو گمراہ کر رکھا ہے-----

CLASSIC URDU MATERIAL

سبى اس بار چونكى تھى وہ سعد كو سب كچھ صاف صاف بتانا چاہتى تھى اس پر یہ بھید كھولنا چاہتى تھى كے وہ امير نہيں ہے ۔ مگر ۔۔۔۔ جانے كس جذبے كے تحت وہ اپنے لبوں كو جنبش نہ دے سكى ۔۔۔۔

كيا ہوا ۔۔۔۔ ميرى بات برى لك گئى كيا ۔۔۔۔؟

اسے خاموش بيٹھے ديكھ كر اس نے پوچھا تھا ۔۔۔۔ جب وہ نفى ميں سر حالاتے ہوئے بولى

۔۔۔۔

نہيں تو ۔۔۔۔ ايسى تو كوئى بات نہيں ۔۔۔۔

او كے اب ميں ٹھيك ہوں چاہو تو تم گھر جا سكتى ہو ۔۔۔۔

سبى خود بھى اس وقت اسے فرار چاہ رہى تھى لہذا فوراً وہاں سے اٹھ كھڑى ہوئى تو سعد نے

آہستہ سے ہاتھ بڑھا كر اس كے آنچل كا كونہ تھام ليا تو وہ چونك كر بيچھے پلى تھى ۔۔۔۔

اپنا خيال ركھنا اور ميں كل تمھارے فون كا ويٹ كروں گا ۔ ميرى خيبرت تو پوچھو گئى نا تم

۔۔۔۔۔؟

CLASSIC URDU MATERIAL

اس محلے اس کی آنکھوں میں ہزروں پر شوق جذبے یوں مچل رہے تھے کہ سب سے نگاہ اٹھا کر دیکھنا دشوار ہو رہا تھا۔۔۔۔

دھیرے سے اس اثبات میں سر ہلا کر وہ بڑھ گئی۔ پھر جانے کیا سوچ کر پلٹی اور اس کے قریب پہنچ کر سوالیہ انداز میں اپنی طرف دیکھتا پا کر شرارت سے جھکی پھر اپنا چہرہ اس کے کن کے قریب لا کر بولی۔۔۔

تمہیں۔۔۔۔ تمہارا اس بار ٹکرانا

مجھے قطعی برا نہیں لگا۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

ساجن تجھ سنگ عید میری

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

ناول نگار

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نازیہ کنول نازی

قسط 5

CLASSIC URDU MATERIAL

کہنے کے ساتھ ہی وہ بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی جب کے سعد کتنی دیر تک اس کی خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔

سبی نے گھر آنے کے بعد اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ اپنی ماں کے گوش گزار دیا تھا۔ جس کے بعد انہوں نے رشتے کروانے والی بوا کے وہ لٹے لیے کہ اسے اپنی جان بچا کر فرار ہونا مشکل ہو گیا۔۔۔۔۔

لگے روز رات گئے گھر والوں کے سونے کے بعد وہ ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر باہر برآمدے میں لے آئی اور کمرے کا دروازہ آہستہ سے بھیڑ کر سعد کا کنٹیکٹ نمبر پریس کرنے لگی، دوسری طرف شاید اسے بھی نیند نہیں آرہی تھی۔ لہذا دوسری بیل پر ہی سبی کی کال پک کر لی گئی۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ہیلو سعد۔۔۔۔۔ میں سہینہ۔۔۔۔۔
ہاں کہو کیسے یاد کیا دوسری طرف وہ یقیناً خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔
بس یونہی۔۔۔۔۔ سوچا تمہاری خیریت دریافت کر لی جائے۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تھنکس جناب ---- آپ کو ہماری خیریت دریافت کرنے کا خیال تو آیا -- اچھا تم فون رکھو
میں تمہیں کال بیک کرتا ہوں --- بوٹے بوٹے اچانک اس نے کہا تو وہ چونک گئی ---

کیوں؟؟؟؟؟

تم رکھو یار میں بتاتا ہوں ابھی ----

دوسری طرف کال کٹ کرتے ہوئے سعد نے کہا تو مجبوراً سبہ کو بھی ریسپور کریڈل پر ڈالنا
پڑا ----

پھر اگلے ہی پل گھنٹی بجی تو اس نے گھر والوں کے بے دار ہونے کے ڈر سے فوراً کال اٹھا
لی ----

ہاں بولو میری کال کیوں کاٹ دی تھی تم نے؟؟؟؟

کال اٹھاتے ہی پہلا سوال اس نے یہ کیا تو وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا ----

سمجھا کرو نا یار تم لینڈ لائن نمبر سے بات کر رہی تمہیں - میرا ارادہ تم سے رات بھر بات

کرنے کا ہے - یقیناً تم اپنی فرینڈز کو اتنی لمبی کال کرنے کی عادی نہیں ہوگی -- لہذا ہو

سکتا تھا بل دیکھ کر تم سے پوچھ گچھ کی جاتی اسی لیے میں نے کال بیک کر لی ----

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو اچھا کیا۔۔ ویلے میں تمہارا بل افورڈ کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ہاں جانتا ہوں بھی،،،،، اپ چاہیں تو کھڑے کھڑے مجھ جیسے دس خرید سکتی ہیں اس لیے
تو یہ بندہ بن مول بک گیا آپ کے ہاتھوں ----

طنز کر رہے ہو مجھ پر -----

قدرے مدہم لہجے میں اس نے کہا تھا تو وہ بھرپور انداز میں کھلکھلاتے ہوئے بولا ----

میں یہ گستاخی کیسے کر سکتا ہوں ----؟

اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ اب زخم کیسے ہیں تمہارے ---؟؟؟؟؟؟؟؟

فورا بات بدلتے ہوئے اس نے کہا تھا --- وہ سابقہ شوخ موڈ میں بولا ----

آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔ آکر دیکھ لو۔ ویسے دو دن سے ان زخموں نے اپنے مسیہا کو نہیں دیکھا

لہذا ٹھیک کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔

اوہ۔۔۔۔ اس کا مطلب تم اپنا خیال نہیں رکھ رہے۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں نہیں رکھ رہا میں اپنا خیال ورنہ رکھ سکتا ہوں تمہیں زیادہ فکر ہے تو جاؤ تم خیال رکھنے کے لیے --- اب کے وہ قدرے سنجیدہ ہوا تھا،، تبھی وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی

پٹ جاؤ گے سعد بتا رہی ہوں میں ----

تو پیٹ ڈالو نایار --- ہم تو کب سے دل ہاتھ میں لیے اپ کے منتظر بیٹھے ہیں ----

وہ پھر ہنسا تھا - تبھی سبرینہ تپ کر رہ گئی ----

فضول بولنا بہت اٹا ہے تمہیں ---

تم سے ہی سیکھا ہے - وہ کہاں باز آنے والا تھا لہذا سبی نے اس بار خاموشی میں ہی

عافیت جانی ---- www.classicurdumaterial.com

اچھا سوری --- یہ بتاؤ ابھی کیا کر رہی تمہیں ؟؟ اس کی خاموشی محسوس کر کے وہ فوراً

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سنجیدہ ہو گیا تھا ----

کچھ خاص نہیں بس یونہی فارغ بیٹھی تارے گن رہی تھی ----

سبی نے اسی کے انداز میں جواب لوٹایا تو قدرے وہ انجولے کرتے ہوئے بولا ---

CLASSIC URDU MATERIAL

ویل --- پھر کہاں تک پہنچی -----

ابھی تو کچھ لکھ ہوئے ہیں باقی تم گن لو ----

ٹھیک ہے --- لیکن دیکھو تمہاری نگاہوں کے عین سامنے ایک بڑا سا ستارہ ہو گا وہ خاص
میرا پیغاماتی سٹار ہے تم دنیا میں کہیں بھی چلی جاؤ - یہ سٹار تم تک میرا خیال پہنچاتا رہے
گا - کیسا؟؟؟؟

زبردست ---- پاگلوں سے ایسے بے باتیں متوقع ہو سکتی ہیں ----

اس بار وہ پھر دل کھول کر ہنسا تھا ----

کہ لو یار ---- راہ عشق میں قدم رکھنے سے پہلے ہم بھی سٹار تھے لیکن اب

----- اب تو سب پاگل کہنے لگ گئے ہیں ایک تم بھی کہ لو گئی تو کیا

فرق پڑ جائے گا ----

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسری طرف اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا تھا ---- جب وہ مسکراتے ہوئے بولی ----

قیس صاحب --- کیا ناچیز آپ سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتی ہے کے آخر اس نکلی

لڑکی میں آپ کو ایسا کیا نظر آیا جو آپ اس کنیز کو اپنا قیمتی دل دے بیٹھے ہیں ----؟

CLASSIC URDU MATERIAL

مزے کا سوال ہے۔ پر کاش ہم اپ کو اس کا جواب دے سکتے انار کلی تم نہیں جانتی
ہم فقط چند گھڑیوں میں اپ کے اسیر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

مختصر لفظوں میں اس نے اپنی محبت کی کہانی اس کے گوش گزر دی تھی۔۔۔ جواب میں وہ خاصی خوش ہو کر ہنس دی تو ساس ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کاش----- یہ پھول اس وقت ہمارے دامن میں گر رہے ہوتے -----

شٹ اپ سو جاؤ اب رات کے 3 بج رہے ہیں ----

اس کا چہرہ گل نار ہو گیا پر سعد کا موڈ تبدیل نہیں ہوا۔۔۔۔


نہیں رہی -- تم اگر لوری سناؤ تو شاید ہم سو بھی جائیں --

چپ کرو۔۔۔ مجھے نیند اسی ہے لہذا خدا حافظ۔۔۔۔۔

support@classicurdumaterial.com

لہنے کے ساتھ ہی اس کے ریسپور لیڈل پر رکھ دیا تو جبورا سعد کو بنی صبر کے ٹھونٹ پینے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

— — — — — ^b 

سببِ نہ کے گھریلو حالات آج کل خاصے خراب ہو رہے تھے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی نے دوسرے متوسط اور لوئر کلاس گھرانوں کے ساتھ ساتھ ایک کے گھر کو بھی خاصا متاثر کیا

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔ گھر میں اب ہر وقت لڑائی رہنے لگی تھی لہذا مجبور ہو کر سب کو اماں کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکل کر جاب تلاش کرنا پڑی تھی۔ ندا نے یونیورسٹی میں ایڈمشن کے بعد اس سے میل جول رکھنا ذرا کم کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بہت سارے دنوں کی خواری کے بعد بالآخر ایک کمپنی میں اسے ملازمت مل گئی تھی اور وہ اس پر بے پناہ مسرور تھی۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق اسے اپنے چھ ہزار چھ لاکھ سے کم نہیں لگ تھے تھے۔۔۔۔

ملٹی نیشنل کمپنی میں اس کی جاب کا پہلا دن تھا لہذا شوق شوق میں صبح جلدی بے دار ہو کر ٹائم سے پہلے ہی آفس پہنچ گئی۔۔۔

پہلے پہل اسے گھبراہٹ کا احساس ہوا مگر جلد ہی وہاں ایک لڑکی سے اس کی دوستی ہو گئی تو یہ احساس بھی رفتہ رفتہ جاتا رہا۔۔۔۔۔

پچھلے پندرہ دنوں سے اس نے سعد سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا وہ مس بیل دیتا رہا تھا مگر سہرہ نہ جان بوجھ کر بے نیاز بنی رہی۔۔۔۔۔

ساجن تجھ سنگ عید میری

ناول نگار

نازیہ کنول نازی

دسویں، گیارہویں اقساط

اس روز اماں کی خراب طبیعت کے باعث وہ خاصی لیٹ ہو گئی تھی، مگر-----واے نصیب کے اسی روز ایم ڈی کے آفس میں اس کی طلبی ہو گئی، اس کے لئے یہ تجربہ چونکہ نیا تھا۔ لہذا وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو گئی تھی۔ دل ہی دل میں جل تو جلال تو کا ورر کرتی باقاعدہ اجازت کے بعد وہ ایم ڈی کے آفس میں داخل ہوئی تو نگاہوں کے سامنے سعد یزدانی کو بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ تم-----! کچھ ہی لمحوں کے بعد خوشگوار حیرانگی سے وہ چلائی تو سعد نے فوراً اسے لتاڑ کر رکھ دیا۔ واٹ نا نسینس

-----آپ بھول رہی ہیں مس سبرینہ کہ اس وقت آپ اپنے آفس کے مالک سے بات

کار رہی ہیں۔ سبرینہ کو جو دھچکا اسے ایم ڈی کے روپ میں دیکھ کر لگا تھا اس سے کہیں

زیادہ حیرانگی اس کے بدلے ہوئے اطوار دیکھ کر ہوئی تھی۔ آئی ایم سوری سر

-----بامشکل سہی اس نے فوراً ہی خود کو سمجھال لیا تھا۔ اُس اوکے، آئندہ بھی خیال

رکھے گا، مزید میں کاروبار کے معاملے اصولوں کا بہت سخت ہوں بلاوجہ چھٹی کرنا یا لیٹ آنا

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے قبول نہیں ، سمجھے آپ -----،، وہ اس کا یہ سخت روپ پہلی بار دیکھ رہی تھی ، لہذا ہزار ضبط کے باوجود بھی آنکھیں انسوؤں سے بھر گئیں ۔ سوری سر ----- ایکچولی میری امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ، اسے لے دیر ہو گئی ۔، نگاہیں زمین پر گاڑے بہت مشکل سے وہ وضاحت دے پای تھی جب وہ پھر سے کرخٹ لچے میں بولا ۔ آئی ڈونٹ کیئر اٹ ، یہ آپ کا پرسنل معاملہ ہے ، مجھے آفس ٹائم پر آپ کی حاضری یہاں چاہیے انڈراسینڈ۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ اس کا گلہ روندہ رہا تھا ۔ اتنی تذلیل کے بعد مزید اس کے سامنے کھڑا رہنا محال ہو رہا تھا ۔ مگر مجبوری تھی کہ اس کی اجازت کے بغیر واپس بھی نہیں پلٹ سکتی تھی ۔

اوکے۔۔۔ اب آپ جا سکتی ہیں۔۔۔

گہری نگاہوں سے اسکی نرم آنکھوں اور سرخ چہرے کہ بغور جائزہ لیتے ہوئے اس نے کہا تو سب اپنی آنکھیں رگڑتی فوراً واپس پلٹ گئی ---

ایک منٹ ابھی اس کہ ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا کہ اس نے پھر روک لیا بہت جلدی ہے آپ کو ----

جواب ملنے کی ٹیوٹ نہیں دیں گئی۔ یکسر بدلتے ہوئے دوستانہ لہجے میں اس نے کہا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو سبی نے بے ساختہ پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جو اب سینے پر دونوں بازو باندھے پرشوق نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

یو چیئر۔۔۔۔۔ لپک کر اس کی طرف برتے ہوئے اس نے سعد کے سینے پر مکوں کی بارش

کر دی۔۔۔۔۔

جب کے وہ کھلکھلا رہا تھا۔۔۔۔۔

کہو کیسی لگی ہماری ایکٹنگ۔۔۔۔۔؟؟؟

اگلے ھے پل اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اس نے پوچھا تو سبی نے

سم۔۔۔۔۔ میز پر ایک فائل اس کے سر پر دے ماری۔۔۔۔۔

مرو تم۔۔۔۔۔ خبردار جو آئندہ مجھ سے بت کرنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کروں گا کوشش کیا کر لو گئی تم۔۔۔۔۔؟

جان لے لوں گئی تمہاری۔۔۔۔۔

وہ تنک کر بولی اور وہ لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا موسٹ ویلکم۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ جان تو پھلے ہے آپ پر نہجھاور کر رکھی ہے -----

خیر چھوڑو ----- یہ بتاؤ اتنے دنوں تک رابطہ کیوں نہیں کیا -----؟؟؟؟

اور یہ اچانک جاب کرنے کہ شوق کیوں چرا گیا تمہیں -----

بس یونہی ملازمین کی تنخواہیں پوری نہیں ہو رہی تھیں لہذا میں نے سوچا خود جاب کر کے
بیچاروں کی تنخواہ پوری کر دیا کروں -----

سعد ایک مرتبہ پھر اس کے انداز پر دل کھول کر ہنسا تھا -----

اوکے چلو میری ٹریٹ نکالو -----

مل جائے گئی ٹریٹ بھی پہلے تنخواہ تو ملنے دو -----

چلو پھر آج میری جانب سے پرل کانٹی نینٹل میں تمہارا لُچ پکا ہے ۔ اب یہ نہ پوچھنا کہ وہ

کس خوشی میں --- نہیں پوچھتی فلحال مجھے کم کرنے دو، امی کی وجہ سے آج جلدی گھر جانا

ہے ۔ کام تو کر رہی ہوں یا ر، ویلے امی کو کیا ہوا ہے ؟، کچھ خاص نہیں، کل سے بخار ہے

اوپر سے بابا، بات بے بات چیخ چیخ کرتے رہتے ہیں --- یہ سعد کہ بخشا ہوا اعتماد ہی تھا،

کے وہ اس سے اپنا آپ شیر کرنے لگی تھی ۔ اس وقت بھی اپنے دل کہ درد بے ساختہ

CLASSIC URDU MATERIAL

اس پر آیاں کر گئی تو سعد بھی اذہد سنجیدہ ہو گیا مایوس نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری سلی گزل، تم ان چکروں میں نہ پڑو اب جاؤ شاباش اپنا کام کرو بھائی جان کسی بھی وقت اچانک پہنچ گے تو دونوں کو ڈانٹ پڑ جائے گی۔۔ خوشگوار حیرت سے سر اٹھاتے ہوئے اس نے پوچھا تھا جب وہ مہم سے انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

یس تمہیں کوئی شک ہے؟،، نہیں اب میں جاؤں؟

آفلورس، لچ میں ملتے ہیں پھر۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔،، اثبات میں فوراً سر ہلا کر وہ اس کے کمرے سے باہر نکل آئی

تمہی۔ دوپہر میں لچ کے لئے دونوں آفس سے باہر نکل آئے۔۔۔۔۔ رمضان ال

مبارک کا آغاز ہو چکا تھا ہر طرف ایک عجیب سا پرسکون ماحول ہو گیا تھا، سعد کا ارادہ مزید

تعلیم کے لئے یورپ جانے کا تھا مگر سبرینہ کے لئے اس نے اپنی مزید تعلیم کو فلحال التوا

میں ڈالے ہوئے سنجیدگی سے آفس آنا شروع کر دیا تھا۔ اسی کی وجہ سے سبرینہ کو ترقی ملی

تمہی اور وہ بطور آفس سیکرٹری اپنے فرائض سرانجام دینے لگی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سعد اس کا بچوں کی طرح خیال رکھتا تھا وہ جو خود سب کا لاڈلا تھا سبی کی معمولی معمولی باتوں پر خفا ہونے کے بعد اسے سو سو منتیں کر کے مناتا تھا۔۔۔۔۔

ان دنوں بھی دونوں کے درمیان کسی معمولی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا لہذا تین دن تک وہ ایک دوسرے سے روٹھے رہے۔ سعد ان تین دنوں میں آفس بھی نہیں آیا تھا جس پر سبی مزید سلگ اٹھی۔۔۔۔۔ چوتھے روز دن کے گیارہ بجے کے بعد وہ آفس آیا تو اس کی بڑھی ہوئی شیو اور سرخ سرخ سوجی ہوئی آنکھوں نے سبی کا دل جیسے مٹھی میں لے لیا پہلی بار وہ خود اسے منانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ مگر سعد نے اسے اس کا موقع نا دیا۔ وہ اس کے کلبین میں گئی تو سعد، حماد یزدانی کی پرسنل سیکریٹری کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا اسے اندر اتے دیکھ کر بھرم ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

کسی کے روم میں انٹر ہونے سے پہلے نوک کرتے ہیں مس سبرینہ۔ آپ کو کسی نے تمیز نہیں سکھا آئی۔۔۔۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سبی کو اس کے لہجے نے بہت تکلیف دی تھی لہذا فوراً معذرت کر کے اس کے کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آفس میں اکاؤنٹ افسر جنید عباس کے ساتھ اس کی اچھی دوستی تھی لہذا جنید نے سبی کی انکھوں میں انسو دیکھے تو فوراً اپنے کام چھوڑ کر اس کی طرف لپک آیا۔۔۔۔

ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کے سعد وہاں پہنچ گیا۔۔۔۔

مسٹر جنید آپ اپنا کام چھوڑ کر یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

اتے بی اس نے درشت لہجے میں پوچھا تھا لہذا جنید عباس فوراً سمجھل کر کھڑے ہوئے۔۔۔۔

کچھ نہیں سر۔۔۔۔ مس سبرینہ رو رہی تھی تو میں۔۔۔۔

کیا میں۔۔۔۔ یہ رو رہی تھیں تو آپ ان کے انسو پونچھنے آ گئے۔ یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ

نہیں ہے جنید صاحب جائے آپ اپنے کیمین میں۔۔۔۔

غصے کا وہ شروع سے تیز تھا۔ لہذا جنید عباس موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوراً وہاں

سے پلے گئے تب وہ سبی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

یہ کام چھوڑو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا ہے۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں انکار نہیں کروں گا۔۔ اگر تم اپنی رسوائی نہیں چاہتی تو چلو میرے ساتھ نہیں تو
بصورت دیگر میں ہاتھ پکڑ کر بھی لے جا سکتا ہوں۔۔۔

سہینہ اس کی ضد سے اچھی طرح واقف تھی لہذا مجبوراً کام سمیٹ کر اس کے پیچھے چلی آئی

گاڑی میں بھی سعد نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ البتہ پرل کانٹے نیٹل میں اپنی
پہلے سے ریزور کروائی ہوئی ٹیبل پر پہنچنے کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

تم جانتی ہونا۔ میں تمہارے معاملے میں کتنا حساس ہوں۔ کوئی بے مقصد تمہاری طرف
نگاہ بھر کر دیکھے مجھے یہ بھی گوارا نہیں ہے اسکے باوجود تم ہنس کر لوگوں سے باتیں
کرتی پھرتی ہو۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

سب سے بڑی غصے سے بھری بیٹھی تھی لہذا اس نے اس کے انداز میں جواب لوٹایا تو وہ مزید
مشتعل ہوا اٹھا۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ اپ آئندہ اگر میں نے تمہیں اسے بات کرتے دیکھ لیا تو اسے آفس سے نکالے میں
ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔

تم اپنی دولت کا بیکار رعب مجھ پر نہیں جھاڑ سکتے۔ اس سے پہلے کے تم اس پر خلوص کو
کوئی سزا دو میں خود یہ جاب چھوڑ ڈی ہوں۔۔ شدید تلخ لہجے میں کہنے کے ساتھ ہی وہ اس
کے سامنے سے اٹھ کر ہوٹل سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔۔
روکو سبرینہ۔۔۔۔۔

وہ سرک کر اس کرنا ہی چاہتی تھی جب سعد اس کے پیچھے لپک آیا۔۔۔۔

جنید خلوص ہے نہ تمہارے لیے اس کی خاطر تم اپنی جاب چھوڑ سکتی ہو نا اتنا کہنے کے

ساتھ ہے سعد نے ہاتھ میں پکڑی چھری سے اپنی شہ رگ کاٹ دی تھی۔۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ سبی اس کو اس کے اس عمل سے باز ہی نہیں رکھ سکی تھی

وہ سعد کو جانتی تھی بیشک وہ اس کے معاملے میں ایسا ہی جذباتی تھا پر جذبات میں میں اپنی
جاں سے گزر جائے گا اندازہ نہیں تھا اسے۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سو بد حواسی میں لپک کر اپنا دوپٹہ اس کی کلائی پر رکھ کے خون روکنے کی کوشش کی تھی
ایسا دوسری بر ہوا تھا جو سعد نے اس کی خاطر اپنی جاں خطرے میں ڈالی تھی ----

اس وقت وہ رونا نہیں چاہتی تھی پر سعد کی حالت نے اسے رولا ڈالا تھا ----

گو فوراً ہسپتال پہنچنے کے باعث اس کی جان بچ گئی تھی مگر کمزوری بہت زیادہ ہو گئی تھی

دیکھا ---- میں تمہاری محبت میں کچھ بھی کر سکتا ہوں --- پھر بھی مجھے ستا کر مزہ اتا
ہے تمہیں ----؟

دوسری بر میو ہسپتال میں اس کی قریب بیٹھی وہ رو رہی تھی جب سعد نے شکوہ کرتے

ہوئے اس سے کہا بدلے میں کچھ بھی کہے بغیر وہ ایک خاموش نگاہ اس پر ڈال کر اٹھ آئی

تھی ----

اگلے کچھ دن پھر سرد جنگ کی نذر ہو گئے تھے -- سبی نے جنید کے ساتھ ساتھ پورے آفس

کے سٹاف سے بات بند کر دی مگر ساتھ ہی اس نے اس کا بھی بائے کاٹ کر دیا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

سعد اس کے رویے کو باخوبی محسوس رہا تھا۔ تبھی چند رات سے ایک دن پہلے اسے زبردستی اپنے ساتھ مارکیٹ لے آیا۔۔

تم نہیں جانتی میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں تمہاری خاطر میں نے ماما اور پاپا کی خواہش کو پس پشت ڈال کر باہر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ میں نے آج تک تم سے تمہاری فیملی کا نہیں پوچھا بس تمہاری خوشی کا خیال رکھا ہے۔۔

پھر بھی ----- پھر بھی تمہارے دل میں میرے لیے کوئی جگہ نہیں کیا تم مجھ سے پیار نہیں کرتی ----؟

اس وقت اس کی حالت بہت قابل رحم تھی لہذا سبی کو اپنا دل موم کرنا ہی پڑا نہیں تو خوش تو اتنے دن سے وہ بھی نہیں تھی ----

تم اتنا فضول کو سوچتے سعد میں نے کب کہا میں تم سے پیار نہیں کرتی ----؟

میں نے صرف جنید سے بات سے منا کیا تھا یہ نہیں کہا تھا پورے آفس سے بات پر بین لگا دو -----

CLASSIC URDU MATERIAL

تو کیا میری اپنی کوئی مرضی نہیں ہے میں بچی نہیں ہوں جو تمہارے اشاروں پر سر جھکا
کے چلتی رہوں -----

سعد کے لبوں پر بڑی محظوظ کن مسکراہٹ بکھری تھی -----

فور گاڈ سیک ----- تمہیں اپنا سمجھتا ہوں تو حق جیتاتا ہوں وگرنہ ہمارے سرکل میں نت نئی
لڑکیوں کی کمی تو نہیں ہے مگر تم یہ بات کبھی نہیں سمجھو گئی۔ تمہارے پاس عقل نام کی
چیز نہیں ہے -----

توجہ ڈرائیونگ پر رکھے وہ اس پر خفیف سا طنز کر رہا تھا جب وہ تپتے ہوئے بولی -----

ہاں خود تو بڑے عقل مند ہو نہ بات بات پر اپنی امارت کا رعب جھاڑتے ہو کل کو کہ دو

گئے او گریب لڑکی کون ہو تم ؟؟؟؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

او گاڈ ----- بہت دل چسپ لڑکی ہو۔ مجھے اپنی جاں بہت عزیز ہے --- ایسا بول کر میں

تمہارے ہاتھوں شہید نہیں ہونا چاہتا ----- ویلے بھی جس جادوگرانی نے سعد یزدانی جیسے

مغرور بندے کو اپنے سحر میں لے لیا وہ گریب کیسے ہو سکتی ہے -----

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا ----- میں جادوگرنی ہوں ----- تو تم کیا ہو -----؟

میں ----- تمہارا عاشق -----

بڑے مزے سے اس نے کہا تو سب اس کو گھور کر دھتے ہوئے خود بھی مسکرا دی تھی ۔

جاری ہے -----

ساجن تجھ سنگ عید میری

ناول نگار

نازیہ کنول نازی

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس سعد اور سب نے مل کر ڈھیر ساری شلپنگ کی تھی ۔ سعد نے سہرہ کے لیے اپنی پسند

سے ہر چیز لی تھی اور مہندی بھی اپنی پسند کی لگوائی تھی جواب میں سب نے بھی خوشی

خوشی گھر والوں کے ساتھ ساتھ سعد کے لیے بھی ڈھیر ساری شلپنگ کی تھی ۔ شلپنگ

CLASSIC URDU MATERIAL

کے بعد سعد نے اس کو اس کے پسند کی آئس کریم کھلا آئی تھی۔ دونوں ایک ہی کپ سے ایک دوسرے کو آئس کریم بھر کر کھلا رہے تھے۔۔۔۔۔

... اس روز وہ دونوں اتنے خوش تھے کہ موسم بھی اس کی بلائیں لے رہا تھا

لگے روز عید تھی اور سبی نے صبح صبح بے دار ہو کر سعد کے سیل نمبر پر شرارتی موڈ میں بیل دے دے کر بلا آخر اسے اٹھا دیا تھا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔ اتنے اچھے اچھے خواب دیکھ رہا تھا۔ کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟
قدرے جھنجھلا کر کال ریسیو کرتے ہوئے اس نے کہا تو تو سبی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

آج عید کا مبارک دن ہے سو اٹھ کر تیار ہوں اور اسے انجمنے کریں نہ کے شیطان کی طرح

سو کر بے کار کریں۔۔۔۔۔ www.classicurdumaterial.com

اچھا دادی اماں۔۔۔۔۔ سن لیا ویلے تمہیں کیسے پتا کے شیطان عید کے دن سوتا ہے۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پتا ہے ناں۔۔۔۔۔ چلو اٹھو اب دوستوں سے عید ملو اور عید کی نماز پڑھو۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو میں پڑھ لوں گا۔۔۔۔۔ تم یہ بتاؤ کہاں عید مل رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ پھر پڑی سے اترنے لگا تھا لہذا سبی نے بوکھلاتے ہوئے چپ چاپ کال کاٹ دی تھی

سعد اس کی اس حرکت سے جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا پر لگے ہی پل کچھ سوچ کر مسکرا دیا تھا

سبی گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر ندا سے عید ملنے آئی تھی -----

ندا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ندا نے کہا آج میرے پس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے

سبی ----- کیا؟؟

ویٹ میری جان ----- ابھی پتا چل جائے گا -----

اس بات کو کچھ پل ہی گزرے تھے کہ سعد آگیا -----

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لو آگیا تمہارا سرپرائز -----

وہ ابھی اس کے الفاظ پر حیرانگی سے پلٹ کر دیکھ رہی تھی کہ سعد ان کی آواز سن کر خود

وہاں چلا آیا -----

CLASSIC URDU MATERIAL

السلام و علیکم اینڈ عید مبارک -----

وائٹ کلف گے کرتا شلوار میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا --- سب سے وہاں دیکھ کر
بہت حیران ہوئی تھی پھر انکی شرارت سمجھتے ہوئے بولی ---

وا علیکم سلام اینڈ سیم تو یو -----

فرمائیے کیسے آنا ہوا -----؟

بس یونہی یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا سنگ دل محبوب کے درشن کر لوں -----
چلو اچھا کیا --- بتائیے کیا خدمات کریں آپ کی -----؟

نظر اس کے خوبو سراپے پر جمائے اس نے نے پھر سے شاہانہ انداز میں کہا تو سعد اس

کے رنگ روپ کو انکھوں میں سموتے ہوئے مسکرا کر بولا ---

فلحال تو چند حسین ساعتیں درکار ہے اگر آپ دیکھ سکے تو ---

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سب سے اس کے تقاضے پر سٹپٹا کر رہ گئی تھی جب کے ندا نے اس کے الفاظ کو بھرپور انجمنے

کرتے ہوئے مسکرا کر بولی حضور میرا خیال ہے کے ڈرائنگ روم میں چلتے ہیں یہ جگہ ، پر

لطف باتوں کے لیے کسی طور مناسب نہیں -----

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکل چلیے -----

سب کو ان دونوں کے مابین اتنی انڈر اسٹینڈنگ دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی ----

تاہم اس نے زیادہ محسوس نہیں کیا ----

اور نہ ہی سعد یا ندا سے اس کے بڑے میں پوچھ گچھ کی -- کیوں کے اپنی محبت اور دوستی دونوں پر ہی اعتماد تھا ----

سعد اب بھی گہری نگاہیں اس کے دلکش سراپے پر جمائے باظاہر ندا سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا ----

جب کے وہ خاموش بیٹھی اس کے تاثرات نوٹ کر رہی تھی ---

باتوں کے دوران ہی اچانک اس نے ندا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا --
ظالم سماج جی ----
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگر آپ مہربانی کر کے ہمیں چند منٹ کی تنہائی بخش دیں تو میں اپکا بے حد مشکور رہوں گا

سعد کی ریکویسٹ پر ندا کھلکھلاتے ہوئے فوراً ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی تھی -

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے اس کا دل اب اکیلے پن کی وجہ سے دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔۔۔

کہنے جناب ----- کیسا لگا ہمارا یوں عید وش کرنا۔

ندا کے جاتے ہی وہ اس کے قریبی صوفے پر آٹکا تھا لہذا وہ اور بھی کونفیوز ہو کر رہ گئی تھی

سعد ----- مجھے یہ سب پسند نہیں ہے فضول میں ہمارے کردار یا تعلق پر حرف آے
یہ سب مجھے برداشت نہیں ہے -

تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں تمہاری رسوائی برداشت کر سکتا ہوں؟؟؟

تم نے سوچ کیسے اے میں تمہاری رسوائی برداشت کر سکتا ہوں ندا میری اچھی دوست ہے۔

آج کے دن تم سے ملنے اور بات کرنے کو دل بے قرار ہو رہا تھا۔ سو مجبوراً اس کی ہیلپ

لینا بیڑی۔ وگرنہ میں۔۔۔۔۔ خیر چھوڑو یہ بتاؤ کیا ابھی میرے ساتھ کسی اچھے ریسٹورنٹ

میں چل سکتی ہو <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نہیں۔۔۔۔۔

سبی کے پٹ سے انکار پر سعد نے اپنے ہونٹ بچے تھے۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

او کے ---- خدا حافظ ----

شدید ہرٹ ہوتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سبی کا دل اس کا سرخ چہرہ دیکھ کے مچل اٹھا تھا

ناراض ہو کر جا رہے ہو ----؟ بے ساختہ وہ اس کے سامنے آئی تھی جب وہ ٹھنڈی آہ
بھرتے ہوئے بولا ----

کاش ---- میں تم سے ناراض ہو سکتا ----

تھنکس --- ویلے آج قومی لباس میں بہت پیارے لگ رہے ہو ---

اس کا موڈ بھال کرنے کے لیے وہ فرش لہجے میں بولی جبکہ وہ اس کو گھور کر اس کی طرف

دکھتے ہوئے بے ساختہ مسکرا دیا ---

قسم سے بہت بے حس لڑکی ہو تم کبھی کبھی تو اپنے قیمتی دل کی نہ قدری پر دکھ ہوتا ہے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چلو خیر چھوڑو ---- اپنا ہاتھ دو ----

CLASSIC URDU MATERIAL

کہنے کے ساتھ ہے اس نے سب کا بایاں ہاتھ پکڑا اور کوٹ کی پاکٹ سے ڈیمینڈ کی رنگ نکل کر اس کے تیسری انگلی میں پہنا دی ----

لیں جناب ---- آج آپ ہمارے نام سے منسوب ہو گئی ہیں ، اب صرف آپ کی طرف سے رسم باقی ہے ، انشاء یہ مرحلہ بھی جلد تمام پائے گا ، ویلے آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو اجازت ہو تو آپ کے حسن کا تھوڑا سا صدقہ اتر دوں ----

اس کی خوبصورت آنکھوں میں جھلملاتے ستارے ، سہرہنہ ازبان کو گلنار کر گئے تھے ، لہذا وہ مسکرا کر اسے پرے دھکیلتے ہوئے قدرے خفگی سے بولی ----

بس یہی خامی ہے تم میں ، وقت بے وقت پڑی سے نیچے اتر آتے ہو ----

لیکن آج عید ہے ، محبوب نہ سہی ، سہیلی سمجھ کر گلے مل لو ---- اس نے ہلکا سا احتجاج کیا تھا -

جی نہیں ---- جا کر دوستوں سے گلے لے ، میں اب گھر جا رہی ہو ، اماں پریشان ہو رہی

ہوں گی ----

اچھا بات تو سنو ----

CLASSIC URDU MATERIAL

لیک کر سبی کا آنچل تمھاتے ہوئے وہ جیسے پھر بے خود ہوا تھا۔

سنو-----تمھاری اماں کے پاس میں اپنے مئی ڈیڈی کو کب بھیجوں-----

مجھے نہیں پتا-----

دھڑ دھڑ کرتے دل کو بامشکل سمجھائے ہوئے سرعت سے اس نے کہا اور ندا کے گھر سے نکل آئی۔

وہ عید اس کے لئے اب بھی ایک خوش گوار یاد کی مانند تھی۔

آنسو کب اس کی آنکھوں سے قطار در قطار بہنے لگے اسے کچھ خبر نہ ہو سکی۔ پتھری پتھری سی خالی نگاہیں، ڈائمنڈ کی اس خوبصورت سی رنگ پر پڑی تھی جو چند سال قبل سعد یزدانی

نے بڑی چاہت کے ساتھ خود اسے اپنے ہاتھوں سے پہنای تھی۔

زندگی کے کسی موڑ پر اس کی تقدیر خود اسے سعد یزدانی سے دور کرے گی، ایسا تو اس نے

کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

حصّارِ مدد میں مدت ہوئی ہے کھوی نہیں

میں جاگتی نہیں رہی اگر سو نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

پکارتے رہے خوش قامت نگاہ کیا کیا

مگر ہمارے لئے تو نہیں تو کوئی نہیں

فضا میں اب بھی خنکی کا راج تھا۔ ہر سو دھند بکھری تھی۔ مگر وہ خود اپنے آپ سے بے
نیاز کھڑی رو رہی تھی۔

ان دنوں گھر کے حالت بہت خراب تھے۔ قرض خواہوں کے تقاضوں نے ابا کو اندر اندر ہی گھن کی مانند چائٹا شروع کر دیا تھا۔ اس مشکل وقت میں ارتضیٰ ہمدانی نے ان کی مدد کی تھی۔ وہ عمیر کا دوست تھا اور باہر سے ڈگری لے کر آیا تھا۔ عمیر کی زبانی ان کے گھریلو حالت کا سن کر اس نے عمیر کے امریکا کے ویزے کا انتظام کر دیا۔ اماں اس سے بے

حد مرعوب دکھائی دے رہی تھیں لہذا ارتضیٰ ہمدانی کی آمد و رفت ان کے گھر میں بڑھ گئی

تمھی - انھی دنوں سادہ سی مگر شوخ اور چنچیل سبی اسے پسند آگی جس کا اظہار اس نے

اماں سے بر ملا کر دیا اماں تو گویا اس کا مدعا سن کر فریز ہو گئیں۔۔۔۔۔

کہاں وہ محلوں میں رہنے والا شہزادہ اور کہاں وہ سب سے غربت کی چکی میں پستے عام سے گھرانے کی بیٹی ----- انہیں تو یہ کوئی خدائی معجزہ لگ رہا تھا۔ تاہم اس سے پہلے

CLASSIC URDU MATERIAL

کے وہ ارتضیٰ کے گھر والوں کو جواب دیتیں ---- سبی نے عین وقت پر بگاوت کر ڈالی

اب تک محض اس نے سنا تھا کہ محبت بے باک ہوتی ہے پہلی بار اسے خود پر تجربہ ہو گیا تھا۔ دل پر کوئی آفت ٹوٹنے نے ڈر سے اس نے خاصی بے باکی سے اماں کو اپنی محبت کا قصہ سنا دیا۔ جب غریب گھر کی بیٹیاں محبت کرتی ہیں تو والدین جلاد بن جاتے ہیں۔ لہذا اماں نے بھی اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیا۔ جاب چھڑا دی۔ پورے تین دن بھوک پیاسی رہنے کے بعد بھی جب سعد کی محبت کا بھوت سر سے نہ اترا تو اماں کو ہتھیار ڈالنا پڑے۔ سبی نے ان کو واضح دھمکی دی تھی کہ سعد کے علاوہ اگر کوئی اس کی زندگی میں آیا تو وہ خود کشی کر لے گئی۔ اور اس جیسے سر پھری لڑکی سے کوئی بعید بھی نہیں تھا۔ لہذا

اماں نے اسے کہہ دیا کہ سعد کو کہے کہ اپنے والدین کو بھیج دے۔ سبی کو تو مر کر زندگی ملی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سعد کی جتنی محبت کا اندازہ تھا اسے یقیناً اس کے پرے ہو جانے پر وہ اپنی زندگی گوا بیٹھتا اور یہی نہیں وہ چاہتی تھی۔ لہذا خوشی خوشی ندا کو ساتھ لے کر اس کے محلوں جیسے گھر جا

پہنچی -----

CLASSIC URDU MATERIAL

سعد اسے لاؤنج میں ہے مل گیا چھوٹی کا دن تھا اور وہ شاید ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا۔ اس وقت لاؤنج میں اس کی نفیس سی ماما بھی مجود تھی -----

سبی اور ندا نے انہیں سلام کیا اور قریبی صوفہ پر براجمان ہو گئی --- سعد اسے پہلے سے زیادہ ندھال اور کمزور لگا تھا اور جس کی وجہ وہ باخوبی جانتی تھی - سعد نے اپنی ماما سے ان کا سرسری سا تعارف کروایا تھا اس کی سمجھ اسے نہیں اسکی تھی - سبی اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی تھی پر وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا پہلے پہل وہ سمجھی اتنے دن رابطہ نہ رکھنے پر خفا ہے - مگر جلد ہی اس بات کا بھید بھی کھل گیا جب سعد کی ماما نے چائے سرو کرتے ہوئے خاصی اپنلایت سے بتایا -----

بیٹا سعد نے آپ لوگوں کو اپنی شادی میں انوائٹ کیا ہے کے نہیں۔ اس محلے ان چند

الفاظ نے سب جیسی مضبوط اعصاب والی لڑکی کے اندر دھماکہ کر ڈالا تھا۔ کس قدر چونک کر

اس نے سعد کی طرف دیکھا تھا لیکن وہ اس کی طرف دیکھ ہی کب رہا تھا۔ تبھی وہ شاید ہر

طرح کی تمیز سے نہ بلد ہو کر پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

سعد ----- یہ تمہاری ماما کیا مح رہی ہیں ---

CLASSIC URDU MATERIAL

تم نے تو مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا ---- اس کی پوری ہستی فنا ہو رہی تھی اور وہ خاموش بیٹھا تھا ----

سعدی ---- میں یہ کیا سن رہی ہوں بیٹا ----؟
اسکی ماما بھی یقیناً حیران رہ گئی تھیں اس لیے اس سے پوچھ بیٹھی ----
تو وہ خاموش نہ رہ سکا ----

یہ ---- یہ سب جھوٹ ہے ماما میں ان کو جسٹ اپنی دوست سمجھتا ہوں ماما ----
پاتال کی اتھاہ گہرا یوں میں گرنہ کیسے کہتے ہیں کوئی اس محلے سبرہنہ ازبان سے پوچھتا

میں جسٹ انہیں اپنی دوست سمجھتا ہوں ماما یہ سب کیا کہہ رہی ہیں ماما میں خود نہیں جانتا
---- وہ کہہ رہا تھا اور سب کو اپنا دل روکتا محسوس ہو رہا تھا ----
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اس روز سعد کی ماما نے اسے بہت شرمندہ کیا تھا اپنی اور اس کی کلاس کا فرق سمجھا دیا تھا
- وہ چاہتی تو سعد کا گریبان پکڑ کر جواب مانگ سکتی تھی پر نہیں کیوں کہ وہ سبرہنہ ازبان

CLASSIC URDU MATERIAL

تھی - سب سے الگ لہذا اپنی نم آنکھوں کو رگڑتی ایک الوداعی نذر اس پر ڈال کر ندا کے سہارے اس کے گھر سے نکل آئی تھی ---

محبت کا ایب درد اس سے سہا نہیں جا رہا تھا لہذا قریبی پارک میں کافی دیر ندا کے گلے لگ کر کافی دیر رونے کے بعد جب وہ گھر واپس آئی اس کا تعلق زندگی سے پہلے جیسا نہیں رہا تھا

وہ سبرینہ ازبان جو ہنسنا کھلکھلانا جانتی تھی جس کی غزالی آنکھوں سے جگنو ٹپکا کرتے تھے -
پٹ پٹ بولنا اور بات بات پر کھلکھلانا جس کی عادت میں شامل تھا اب وہ ہی زندگی سے
بھرپور سبرینہ ازبان خاموشی کے قلعے میں مقید ہو کر رہ گئی تھی - اماں نے اس سے پوچھنے
کی بہت کوشش کی مگر وہ ---- تو پتھر کی ہو کر رہ گئی تھی - بس کانوں میں ایک ہے

جملہ گونج رہا تھا ----
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک انسان سے عشق میں ٹھوکر کھانے کے بعد اسے خدا یاد آیا تھا -

وہ جو کبھی ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتی تھی ، اب پنجگانہ نماز کی عادی ہو گئی تھی

،-----

CLASSIC URDU MATERIAL

عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف آنے کے بعد وہ بہت بدل گئی تھی۔ کڑے سے کڑے مصائب کو جوتے کی نوک پر رکھنے والی سبی اب ٹوٹ پھوٹ کر شکار ہو کر جیسے جنونی ہو گئی تھی۔ زیادہ سے زیادہ امیر ہونا اس کی زندگی کا مقصد بن کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

سعد کو ہمیشہ کے لیے کھو دینے کے بعد اس نے اماں کے کہنے پر ارتضیٰ ہمدانی کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔۔

مگر پھر بھی زندگی لوٹ کر اس کے اندر نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

ارتضیٰ کو اس سے خاصی مایوسی ہوئی تھی لہذا وہ بھی روایتی مردوں کی طرح طلاق دے کر چلا گیا۔ مگر اس کی جاد زندگی میں تب بھی کوئی ہلچل نا آئی اور نا ہی انکھوں سے ایک بھی

انسو ٹپکا۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اباکی رحلت کے بعد عمیر نے اماں اور سبی کو بھی اپنے پس امریکا بلا لیا ان گزرے سات

سالوں میں انہیں دو چیزیں وافر تعداد میں ملی تھیں۔۔۔۔۔

دکھ اور دولت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

رات اب آہستہ آہستہ بھینگنے لگی تھی، سردی کا احساس بھی گزرتے حریل کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔ مگر وہ رات بھر جاگ کر سالوں بعد وقفے وقفے سے روتی رہی تھی۔

ندا کے بقول، سعد نے اس سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔ کافی عرصہ وہ سبی کے رابطہ نمبر کے لئے ندا کو فورس بھی کرتا رہا تھا۔ دو سال قبل ندا بیاہ کر کے اسٹالیا چلی گئی تو یہ۔ قصہ بھی پاک ہو گیا۔

اب تو ماسوائے بھولی بھٹکی یادوں کے اور کچھ بھی اس کے پاس نہیں رہا تھا۔ مگر ----- زندگی ایک مرتبہ پھر اس کے ضبط کا امتحان لینے پر تل گئی تھی۔

سر زمین پاکستان پر پورے سات سال بعد اس کے قدم پرے تو آنکھیں آپ ہی آپ نمکین

پانیوں سے بھر آئیں۔ تایا کے گھران کا خاصا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔ مگر سہرہ اذہان

کے لبوں پر مسکراہٹ کا کوئی پھول نہیں کھل سکا تھا۔

اس روز غالباً بائیسواں روزہ تھا۔ اور وہ اپنے معمول کی مانند کچھ کھلونے، ٹافیاں اور بھاری

رقم ایدھی چائلڈ ہوم آئی تھی۔ ننھے ننھے بچوں میں خوشیاں بانٹ کر اسے بڑا سکون ملتا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

اس روز بھی وہ بچوں سے ملنے ایدھی چائلڈ ہوم آئی تو اس سے آل ریڈی مانوس بچے اسے دیکھتے ہی خوشی سے اچھل پڑے ۔

آنٹی ----- آپ کل کیوں نہیں آئیں آئیں -----؟

ایک بہت ہی پیاری چھوٹی سی معصوم بچی نے اس کی گود میں بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا جب وہ پیار سے اس کے بال سنوارتے ہوئے بولی ۔

کل آنٹی ایک گاؤں میں گئی تھی بیٹے -----

گاؤں میں کیوں گئیں تھی وہی بچوں کی کریدنے والی معصوم سی عادت ۔

پتا ہے آنٹی کل انکل آئے تھے ، ہم آپ کو ان سے ملوانا چاہتے تھے ، ہم نے انکل سے

آپ کی ڈھیر ساری باتیں کی تھیں ۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
یہ انکل کون ہیں بھی -----؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انکل ہمارے دوست ہیں آپ کی طرح وہ بھی ہم سے بہت پیار کرتے ہیں ۔۔

اچھا ----- پھر تو ملنا پڑے گا آپ کے انکل سے -----

انکل آگئے -----

CLASSIC URDU MATERIAL

اس محلے سب نے سر سری سی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تھا اس ایک محلے میں وہ ساکت ہو کر رہ گئی تھی جبکہ آنے والے نے ہاتھوں سے تمام کھلونے چھوٹ کر گر گئے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں اس وقت دھول اڑ رہی تھی -----

تم-----

سعد کا سکوت بھر حال پہلے ٹوٹا تھا لہذا وہ خوشی سے بے حال ہوتے ہوئے فوراً اس کی طرف لپک آیا تھا۔ مگر جواب میں سب نے اسے کچھ اس انداز سے دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا -----

اوکے --- بچوں میں اب چلتی ہوں آپ اپنا خیال رکھنا ---- اوکے -----

وہ اگے بڑھی تو سعد اس کے سامنے آگیا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
----- کہاں چلی گئی تھی ایم سوری میں آج بھی تم سے بے انتہا پیار کرتا ہوں -----

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس کی آنکھیں بھر آئی تھی مگر سب نے اپنا منہ نفرت سے دوسری جانب پھیر لیا -----

مجھے تمہارے تصور سے بھی شدید نفرت ہے سعد - پھر سے کیا لہو لہان کرو مجھے پلیز

CLASSIC URDU MATERIAL

میری بات تو سنو مجھے ایک موقع تو دو کے میں اپنی صفائی پیش کر سکوں -----

وہ پھر مچلا تھا پر سبی کے انداز میں تبدیلی نا آئی -----

شٹ اپ راستہ چھوڑ دو میرا ---- نہیں تو بھرے ہجوم میں انسلٹ کر ڈالوں گئی تمہاری

قطرہ قطرہ کٹتے دل کی پرواہ کیے بغیر وہ اگے بڑھی اور اپنی شاندار گاڑی میں بیٹھ کر رخصت ہو گئی -----

سعد یزدانی کے اندر اس مٹے صدیوں کی تھکن اتر آئی تھی -----

دھڑکنیں ابھی معمول پر آئی بھی نہیں تھی کے وہ پھر ہجر اور نفرت کا تماچہ مار کر گم ہو گئی

تمہی -----

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس روز وہ دیر تک روتا رہا تھا اور رات بھی مسجد میں گزاری تھی -----

CLASSIC URDU MATERIAL

چاند رات آئی تو ماما کے فورس کرنے پر وہ مارکیٹ چلا آیا اور وہاں ایک دفع پھر وہ اسے مل گئی۔۔ قدرت مہربان ہو تو کچھ بھی نا ممکن ہے اس نے اس مٹھے اسکا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا

سبی ارد گرد سے بے نیاز جانے کس کے لیے ڈھیر ساری چوریاں خرید رہی تھی جب وہ لپک کر اس کے پس جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

تمہارے لٹے چوڑیاں میں خریدوں گا۔۔۔۔

سعد کی مانوس اسے چونکا گئی تھی بے ساختہ مڑ کے دیکھا تو وہ اس کے پس کھڑا بڑے پھیکے انداز میں مسکرا رہا تھا۔ سبی نے اپنے اندر کے غصے کو دباتے ہوئے چوڑیوں کی پے منٹ کی اور سرعت سے گاڑی کی طرف بڑھ آئی تھی۔ مگر اس بر سعد نے اسے فرار ہونے کا

موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

کب تک مجھ سے بھاگو گئی اگر قدرت تمہیں میرے پس لے آئی ہے تو کم سے کم دکھی دل

کے روا داد تو سن لو۔۔۔۔

زبردستی ڈرائیونگ سیٹ سمجھال کر وہ اس کی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا تو سبی اس بار اپنے مچلتے آنسوؤں پر بند نا باند سکی اور سسک سسک کے رو دی۔۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں جانتا ہوں تم بھی آج تک مجھے بھلا نہیں پے ہو میں بھی -----

بس کوئی وضاحت نہیں سننی مجھے تمہاری محبت کے نام پر جو زخم تم نے دیا تھا وہ بھولنے کے قابل نہیں تھا سعد یزدانی - تم امیر لوگوں کے لیے دیک کھلو نے ہوا کرتے ہیں مگر ----- مجھ جیسے غریب لڑکیاں اسی ایک دل کے ٹوٹ پھوٹ جانے پر ساری زندگی مسکرا نہیں پاتیں -----

میں جھوٹی تھی ناں - تم نے مجھ سے کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا ناں - ٹھیک ہیں مان لی میں نے اپنی غلطی - بھٹ سزا بھگت لی میں نہ اپنی اس غلطی کی - اب پھر سے کیوں پیچھے پڑ گئے ہو میرے کیوں ہر قدم پر بار بار ٹکرا جاتے ہو مجھ سے -----؟

برسوں کا غبار آنسوؤں میں نکل رہا تھا اور سعد اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا -----

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
آخر کیا تھا اس لڑکی میں جو وہ کسی اور کا ہو ہے نہیں سکا تھا ---
بس نکل گیا تمہارے دل کا غبار -----؟

سب کے خاموش ہو جانے پر اس نے پوچھا اور ٹھنڈی آہ بھر کر گاڑی کی پشت سے سر ٹکا دیا -----

CLASSIC URDU MATERIAL

پتا ہے ----- زندگی میں ہر شخص کے لیے ماں کی بھٹ اہمیت ہوتی ہے ۔ میں تمہیں
اپنی صفائی میں کوئی لمبی چوڑی کہانی نہیں سناؤں گا بس مختصر بتاؤں گا اس لیے کا جو
ہماری جدائی کا باعث بنا -----

پھر اس کے بعد اگر تم دل بڑا کر کے مجھے معاف کر دو تو تھنکس باصورت دیگر سانسوں کا
بوجھ تو اٹھا ہی رہے ہیں ہم -----

سعد کی آنکھیں ہمیشہ اس کے لبوں کا ساتھ دیتی تھی لہذا سبی نے اپنے آنسوؤں رگڑ ڈالے

میں کبھی بھی حالات سے حرا نہیں تھا نا کبھی کسی امتحان میں گھٹنے ٹیکے تھے ۔۔ دل کا جو
سودا تمہارے ساتھ کیا تھا اس میں دولت کبھی نعم البدل نہیں کر سکی ۔۔۔ میں نے تم
سے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی جدا ہونے کس نہیں سوچا تھا مگر ۔۔۔ تقدیر کے کھیل
دیکھو کے پورے سات سال تمہارے ہجر کا زہر پینے پر مجبور ہو گیا ہوں ۔ یقین کرو میں ماما
اور پاپا سے تمہارے بارے میں بات کرنے ہی والا تھا کے ایک دن صبح ناشتے کی ٹیبل پر
ماما نے اپنی پسند کی لڑکی سے میری منگنی کی نیوز سنا دی میں نے ماما کو ہرٹ کرتے ہوئے
رشتے سے انکار کر دیا ۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ممانے میری بات کو اپنی توبہن سمجھا اور وہ بیمار پر گئی ڈاکٹر نے ان کی زندگی خطرے میں۔
قرار دے دی۔ اور انہیں ہر طرح کی پریشانی سے دور رکھنے کا کہا۔۔۔

تب مجبوراً اپنی ماما کے جاں کے صدقے میں نے اپنا دل اپنے ہی پاؤں تلے مسل دیا اور
مما سے معافی مانگتے ہوئے ان کی بات مان لی۔۔۔۔۔

جس روز تم میرے گھر آئی اسی رات میں نے ندا کو کال کر کے ہر بات بتا دی تھی کیوں
کے تم سے رابطے کا کوئی وسیلہ نہیں رہا تھا۔ مگر ندا کے منہ سے یہ سن کر کے تم اب
مجھ سے نفرت کرتی ہو اور جلد ہی تمہاری شادی ہو رہی ہے۔ اس کے تمہرو میں یہ سب
سن کر برداشت نا کر سکا اور میری اپنی جان خطرے میں پڑ گئی۔ اس دوران نا جانے کیسے
مما کو تمام حقیقت کا پتا چل گیا تو انہوں نے میری خوشی کی خاطر اپنی پسند کی لڑکی سے

میری نسبت تو کر تمہیں بہو بنانے کا عندیہ دے دیا۔ مگر تب تک بھٹ دیر ہو چکی تھی۔

میں ہسپتال سے سیدھا تمہارے گھر آیا تو وہاں گے تالے کو دیکھ کر ارد سے پوچھنے پر پتا چلا
کے تم لوگ یورپ سیٹل ہو گئے ہو۔۔ پھر ندا کے ابو نے پاپا سے میرے اور ندا کے رشتے

کی بات کی پر میری حالت دکھتے ہوئے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں تو خالی ہو چکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پچھلے سات سالوں سے تمہاری یادوں کے سہارے جیسے میں نے گزارے ہیں مجھے ہی پتا ہے ----

ندا سے ہزاروں بار تمہارا رابطہ نمبر منگا پر وہ ہمیشہ یہ کہ مر مایوس کرتی رہی کے تم اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہو لر مجھ سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتی - تب رفتہ رفتہ اس دل کو بھی صبر آگیا - اب تو میں خاصا بھل گیا تھا کہ تم پھر مقابل آگئی میرے اور دیکھ لو میں پگل پھر سے ہاتھ بڑھا مر چاند پانے کے لیے بے قرار ہو گیا ----

سعد خاموش ہوا تو اس کی آنکھوں میں مچلتے پانی نے سب کا دل جیسے مٹھی میں لے لیا

ندا نے کبھی تمہاری کسی مجبوری کا ذکر نہیں کیا سعد اور میری خوش حال شادی شدہ زندگی کی کہانی بھی جھوٹ ہے سعد کیوں کے میرا صرف نکاح ہوا تھا رخصتی کی نوبت تو تمہاری محبت کے روگ نے آنے ہی نہیں دی یہاں تک کے وہ کاغذی تعلق ایک روز چپ چاپ ختم ہو گیا ----

سعد کے لیے یہ انکشاف حیران کن اور خوش گوار تھا تبھی وہ اپنے انسو چن کر مسکراتے ہوئے بولا ----

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ تو اس کا مطلب تمہیں اپنی رخصتی نا ہونے کا دکھ تمہکا رہا ہے -----

ny شٹ اپ ---- زندگی میں صرف فضول بولنا ہی سیکھا ہے تم

برسوں بعد وہ اپنی پرانی عادت میں واپس لوٹی تھی -----

اچھا میں فضول بولتا ہوں تو تمہارے منہ سے کون سا پھول جھڑتے ہیں۔ کیا کہہ رہی تھی
اس دن کے مجھے تمہارے تصور سے بھی نفرت ہے سعد یزدانی اگر یہ سچ ہے تو بھلا کیوں
نہیں پے سعد یزدانی کو -----

خفیف سا طنز کرتے ہوئے سعد نے اس کی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

جب وہ مسکرا کر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی -----

سعد یزدانی بڑا ڈھیٹ بندہ ہے لاکھ کوشش کی دل سے نکل کر باہر پھینک دوں۔ مگر دل
دربار کی چوکھٹ پکڑ کر بیٹھ گیا پھر میں کیا کرتی -----؟؟؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس بار سعد دل کھول کر ہنسا تھا -----

ویل۔۔ اس کا مطلب تم زندگی میں کبھی بھی سعد یزدانی سے جیت نہیں سکتی -----

CLASSIC URDU MATERIAL

خیر چھوڑو سات سال بعد ہمارے لئے تو عید آئی ہے کیوں نہ اس کے ایک ایک پر مسرت
مٹے سے لطف کشید کریں - چلو او تمہیں عید کی دل کھول کر شاپنگ کرواں - سات سال
پہلے منگنی کی تھی اس عید پر رخصتی لازمی ہے کیوں مہما بہت شدت سے میرے بچوں کو
گود میں کھلانے کے لئے ترس رہی ہیں -----

سبی کا ہاتھ تھام کر اس نہ کچھ اس انداز میں کہا کہ سبی نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے
ایک زبردست مکا اس نے شانے پر رسید کرگی -----
جتنے چاہو سقم کر لو لڑکی عنقریب سارے بدلے بے باک کر دوں گا میں بھی -----

خوبصورت آنکھوں میں رقص کرتے جگنو سہرنہ ازاں کو خود میں سمٹ نے میں مجبور کر گئے
تھے - تبھی وہ بے نیازی سے کھلکھلا کر دل ہی دل میں اس کی پاک ذات کا لاکھ لاکھ شکر
ادا کرتے ہوئے سعد یزدانی می ہمراہ انارکلی بازار کی طرف بڑھ گئی کے اب واقعی اس کے
ساجن کے سنگ جڑی خوشیاں اسے محض تھوڑے ہی دنوں می فاصلے پر تھیں - - -

ختم شد



CLASSIC URDU MATERIAL



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Classic Urdu Material | by Syed **Nazia Kanwal Nazi**

Sajan Tujh Sung Eid Meri

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com